صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آنسو

تقریظ
حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب اعظمی
محدث دار العلوم دیوبند

مولانا عبد الغنی طارق

زمزم بکڈپو، دیوبند
یو پی 247554

مکمل باحوالہ کتاب

تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ

آپ انکی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتے ہوئے دیکھتے ہیں اس سبب سے کہ اب انھوں نے حق کو پہچان لیا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آنسو

مُصنّف

حضرت مولانا عبد الغنی طارق صاحب

فاضِل جامعہ اشرفیہ لاہور

تقریظ

حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب اعظمی دامت برکاتہم

استاذ حدیث دار العلوم دیوبند

ناشر

زمزم بکڈپو دیوبند یوپی

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	مقدمہ از مصنف	۱	۲۲	حضرت عکرمہ بن ابی جہل کے آنسو	۵۱
۲	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آنسو	۳	۲۳	حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے آنسو	۵۲
۳	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آنسو	۸	۲۴	حضرت ابوہاشم بن عتبہ کے آنسو	۵۳
۴	حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کے آنسو	۲۰	۲۵	حضرت انس بن مالک کے آنسو	۵۴
۵	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنسو	۲۱	۲۶	حضرت کعب کے آنسو	۵۶
۶	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آنسو	۲۲	۲۷	حضرت محمد بن مسلمہ کے آنسو	۵۷
۷	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے آنسو	۲۶	۲۸	حضرت سلمان فارسی کے آنسو	۵۹
۸	حضرت عبداللہ بن عباس کے آنسو	۲۸	۲۹	صحابہ کرام کے آنسو	۶۱
۹	حضرت عبداللہ بن عمر کے آنسو	۲۹	۳۰	انصار کے آنسو	۶۶
۱۰	حضرت ابوہریرہ کے آنسو	۳۱	۳۱	مکہ والوں کے آنسو	۶۷
۱۱	حضرت معاذ بن جبل کے آنسو	۳۵	۳۲	اصحابِ صُفّہ کے آنسو	۶۸
۱۲	حضرت سعید بن زید کے آنسو	۳۷	۳۳	حضرت فاطمہ بنت محمد کے آنسو	۶۹
۱۳	حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کے آنسو	۳۸	۳۴	حضرت عائشہ کے آنسو	۷۱
۱۴	حضرت عبداللہ بن زبیر کے آنسو	۳۹	۳۵	حضرت زینب بنت محمد کے آنسو	۷۲
۱۵	حضرت جابر بن عبداللہ کے آنسو	۴۱	۳۶	حضرت اسماء کے آنسو	۷۴
۱۶	حضرت عبداللہ بن حذافہ کے آنسو	۴۲	۳۷	حضرت ام سلمہ کے آنسو	۷۵
۱۷	حضرت عمار کے آنسو	۴۴	۳۸	حضرت صفیہ کے آنسو	۷۶
۱۸	حضرت دحیہ کلبی کے آنسو	۴۵	۳۹	صحابیات کے آنسو	۷۷
۱۹	حضرت عبداللہ بن رواحہ کے آنسو	۴۷	۴۰	حضرت شداد بن اوس کے آنسو	۸۰
۲۰	حضرت امیر معاویہ کے آنسو	۴۸	۴۱	عورتوں کے آنسو	۸۱
۲۱	حضرت عمرو بن عاص کے آنسو	۵۰	۴۲	حضرت ام ضمیر کے آنسو	۸۲

تقریظ

بحر العلوم حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب اعظمی استاذِ حدیث دار العلوم دیوبند

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی

امّا بعد! قرآن کریم نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے مقاصد میں صراحۃً چار چیزیں ذکر کی ہیں۔

(۱) تلاوت　　　(۲) تعلیم کتاب

(۳) تعلیم حکمت　　　(۴) تزکیہ

ارشادِ باری ہے۔　هو الذی بعث فی الامیین رسولاً منهم یتلوا علیهم اٰیٰته ویزکیهم ویعلمهم الکتٰب والحکمة، وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین ○ (الجمعہ)

دنیا کو جس طرح آپ نے نیا آسمانی صحیفہ اور نیا علم اور نئی حکمت عطا کی، اسی طرح نئے اخلاق، نئے جذبات وکیفیات، نیا شوقِ آخرت، نئی محبت والفت، حسنِ سلوک، ہمدردی ومواساۃ، نیا خوف وخشیت، توبہ وانابت، ذوق عبادت ودعا اور تضرع کی دولت بھی عطا فرمائی۔

ایمان کے بعد انسان کی زندگی کو فلاح کے مقام تک پہنچانے میں سب سے بڑا سبب اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت اور آخرت کی فکر کو ہے، اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں اس کو پیدا کرنے کی خاص کوشش فرمائی۔ خوف خدا اور فکرِ آخرت کے فوائد وفضائل بیان کرکے قہر وجلال اور آخرت کے ان سخت احوال کو یاد دلا کے جس کی یاد سے دلوں میں یہ کیفیت پیدا ہو —— زندگی کیلئے زندگی شرط ہے یہاں دیے سے دیا جلتا ہے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں ہمیں عقائد واعمال کے ساتھ جو اعلیٰ ذوق اور گہرے دینی جذبات وکیفیات نظر آتی ہیں وہ تنہا کتاب اللہ کی تلاوت کا

نتیجہ نہیں بلکہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل ترین اور موثر ترین زندگی کا بھی دخل ہے جو شب و روز ان کے سامنے رہتی تھی۔ دین کسی خشک اخلاقی ضابطہ اور قانونی مجموعے کا نام نہیں، وہ جذبات و واقعات اور عملی مثالوں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا ہے۔

امت میں عقائد و احکام ہی میں صرف توارث کا سلسلہ جاری نہیں رہا بلکہ امت کو اپنے ہر دور میں وہ روحانی اور ذوقی ایمان بھی میراث میں ملتا رہا۔ جو صحابۂ کرام رضؓ کو آپ کی صحبت سے براہِ راست حاصل ہوئی تھی۔ ان جذبات و واقعات اور عملی مثالوں کا سب سے بہتر و مستند مجموعہ تو وہ ہے جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے متعلق ہو۔ ان کی زندگی سے ماخوذ ہو اس کے بعد پھر جو صحابۂ کرام رضؓ کی ذات اور ان کی زندگی سے متعلق ہو۔ پھر اولیاء اللہ اور صلحاءِ امت کی ذات و زندگی سے ماخوذ ہو

جناب مولانا عبد الغنی طارق صاحب نے سیرتِ طیبہ، صحابۂ کرامؓ، اولیاءِ عظام کے خوفِ خدا اور فکرِ آخرت کے واقعات کو ترتیب دیا جس کے پڑھنے سے قلب میں گرمی، خوف و خشیت اور فکرِ آخرت پیدا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے جناب مولوی اسعد واجدی مالک زمزم بکڈپو کو جنہیں بارگاہِ ایزدی سے نہایت پاکیزہ ذوق ملا ہوا ہے۔ موصوف نے اب تک جتنی بھی کتابیں شائع کی ہیں وہ شریعتِ اسلامیہ کے فروغ دینے میں بیحد مفید ثابت ہوئی ہیں۔ کتابِ ہذا کی طباعت انہیں جذبات کے پیشِ نظر موصوف نے اپنے بکڈپو سے کی ہے۔ اردو داں طبقہ کیلئے احسان عظیم ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح کامیاب اور فائز المرام فرمائے۔ آمین

(مولانا) نعمت اللہ اعظمی
(محدث) دار العلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد : اس جہان فانی میں جو آیا ہے اس کو جانا ہے یہ دار البقاء نہیں ہے بلکہ دار الفناء ہے یہ انسان ہمیشہ سے نہیں تھا لیکن ہمیشہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کو چند منزلیں درپیش ہیں آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل قبر ہے من فرفازومن خسر خسر اس لئے انبیاء علیھم السلام آخرت کے لئے سب سے زیادہ متفکر اور غمگین رہتے تھے اور دوسروں کو موقع بموقع یاد آخرت اور فکر آخرت دلاتے رہتے تھے اور یہی کیفیت تمام صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ تم لوگ روزہ اور نماز اور اجتہاد میں اگرچہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہو' پھر بھی اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سے بھلے تھے کہ اے ابو عبدالرحمٰن لوگوں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمان یہ کیوں؟ فرمایا کہ وہ دنیا سے بہت زیادہ بے رغبت تھے اور ان کی رغبت آخرت کی طرف زیادہ تھی (حلیہ ج 1 / ص 136)

ابو اراؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے اور داہنی طرف رخ کرکے بیٹھ گئے تو ایسا ظاہر ہوا جیسا کہ آپ پر رنج ہو جب دھوپ مسجد کی دیواروں پر ایک نیزہ کے برابر پھیل گئی تو دو رکعت نفل ادا کی پھر اپنے ہاتھ کو پلٹ کر فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آج کوئی بھی ان کے مشابہ نہیں ہے وہ خالی ہاتھ پراگندہ بال غبار آلود ہو کر صبح کرتے تھے اور ان کی پیشانی کے بیچ اتنا بڑا (سجدہ) کا نشان ہوتا جتنا کہ بکری کے گھٹنے پر ہوتا ہے ساری رات اللہ کے سامنے سجدہ کرنے میں گزارتے تھے اور

قیام میں اسی سجدہ و قیام میں راحت حاصل کرتے تھے۔ در جب صبح کرتے لرزہ براندام ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ان کی خوف کی کیفیت درخت کے چلنے کی طرح ہوتی تھی اور ان کی آنکھوں سے آنسو یہاں تک گرتے کہ کپڑے تر ہو جاتے خدا کی قسم ان کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے زمانہ کے لوگوں نے ساری رات غفلت میں گذاری اس کے بعد حضرت علیؓ اٹھ گئے اور موت تک کبھی ہنستے ہوئے دکھائی نہ دیئے۔ (ابن ابی الدنیا کذافی البدایہ ج ۸ ص ۶ وفی الحلیہ ص 76) اور حضرت علیؓ پر بھی فکر آخرت غالب رہتی تھی حضرت ضرار بن حمزہ کنانیؒ فرماتے ہیں کہ میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے حضرت علیؓ کو بعض مقام میں دیکھا ایسے وقت میں کہ رات کی تاریکی چھا رہی تھی اور ستارے غروب ہو رہے تھے کہ آپ اپنے محراب میں لرزہ براندام اپنی داڑھی پکڑے ہوئے اس قدر بے قرار تھے جیسے کہ زہریلے جانور کا ڈسا ہوا آدمی بے چین ہوتا ہے۔ غمزدہ لوگوں کی طرح روتے تھے اور آپ کی صدا گویا کہ آج بھی میرے کانوں میں گونج رہی ہے بار بار فرماتے یا ربنا یا ربنا خدا کی طرف گڑگڑاتے پھر دنیا کو خطاب کر کے فرماتے تو مجھے دھوکہ میں ڈالنے آئی ہے میرے لئے مزین بنی دور ہو دور ہو میرے غیر کو تو دھوکا دے میں تجھے تین طلاق دے چکا تیری عمر کم ہے تیری مجلس حقیر تیرے مصائب آسان ہیں آہ صد آہ توشہ کی کمی اور سفر کی دوری اور راستہ کی وحشت سے یہ سن کر حضرت معاویہؓ اس قدر روئے کہ داڑھی آنسو سے تر ہو گئی جب آنسو نہ روک سکے تو آستین سے پوچھنا شروع کر دیا اور باقی لوگوں کے بھی روتے روتے گلے میں پھندے پڑ گئے (استیعاب ج ۳ ص ۴۴ کذافی الحلیۃ)

تمام صحابہ کرام کی زندگی ہمیشہ غم آخرت میں گزرتی تھی۔ حالات دنیا سے بے خوف اور احوال آخرت سے خوف زدہ رہتے تھے۔ اس مختصر سے رسالے میں صحابہ کرام کے رونے اور خوف خدا سے آنسو بہانے کی واقعات کو یکجا جمع کر دیا گیا ہے تا کہ ان کو پڑھ کر ہمیں بھی مبارک لوگوں کی صفات نصیب ہو جائیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آنسو

پہلا واقعہ : ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حرم میں داخل ہوئے کفار جو مجلس میں موجود تھے ایک دم سب آپ کی طرف جھپٹے اور آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور کہنے لگے کہ تم وہی ہو جو ایسا ایسا کہتے ہو یعنی ہمارے معبودوں کو اور ہمارے دین کو برا بتاتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں وہی ہوں جس نے ایسا کہا ہے عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں میں سے ایک آدمی کو دیکھا کہ آپ کو تمام چادر سمیت پکڑ لیا آپؐ سے تھوڑی دور کے فاصلہ پر حضرت ابوبکرؓ کھڑے تھے کہنے لگے اور روتے جاتے تھے کہ کیا تم ایسے آدمی کو قتل کر دو گے جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ (مجمع الزوائد، بیہقی ج ۳ ص ۴۴)

دوسرا واقعہ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے والد ابوبکرؓ نے صحن میں ایک مسجد بنا رکھی تھی اسی میں نماز پڑھتے اور قرآن شریف پڑھتے مشرکین کی عورتیں اور بچے ان کے آس پاس جمع ہو جاتے اور تعجب سے (قرآن سنتے) اور ان کو دیکھتے رہتے، حضرت ابوبکرؓ بہت رونے والے آدمی تھے قرآن مجید پڑھتے وقت انہیں اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہتا تھا اور بے اختیار رونے لگتے، اس سے مشرکین کو پریشانی ہوتی (بخاری ص ۵۵۲)

تیسرا واقعہ : حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے پاس تھے حضرت ابوبکرؓ پر ایک عبا (یعنی قمیض) تھی اور بٹن نہ ہونے کی وجہ سے دونوں کو ایک کانٹے سے جوڑ رکھا تھا، حضرت جبرئیل تشریف لائے اور آپ کو اللہ تعالیٰ کا سلام پہونچایا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکرؓ کو عبا پہنے ہوئے اور سینے پر کانٹے سے دونوں پلوں کو ملائے ہوئے دیکھ رہا ہوں یہ کیا بات ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبرئیل انہوں نے فتح مکہ سے پہلے میرے اوپر صرف کر دیا ہے حضرت جبرئیل نے فرمایا ان سے بھی اللہ تعالیٰ کا

سلام کہہ دیجئے اور یہ بھی کہہ دیجئے کہ تمہارا رب تم سے پوچھ رہا ہے کہ تم اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہو یا ناخوش؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کی طرف التفات کر کے فرمایا۔ اے ابوبکرؓ جبرئیل تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا سلام لائے ہیں اور اللہ تعالیٰ یوں پوچھ رہا ہے کہ تم اس فقر میں مجھ سے راضی ہو یا نہیں؟ حضرت ابوبکرؓ رو دیئے اور بولے کیا میں اپنے رب پر غصہ ہونگا؟ میں اپنے رب سے راضی ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ (رواہ ابو نعیم کذافی کنزالعمال ج ۴ ص ۳۵۳)

چوتھا واقعہ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام ابوبکرؓ کے گھر تشریف لاتے تھے ایک دن آپؐ دوپہر کو تشریف لائے ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آج کوئی اہم بات پیش آئی ہے آپؐ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے ہجرت کی اجازت دے دی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی آپؐ کے ساتھ رہونگا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس سے پہلے مجھے معلوم نہ تھا کہ کوئی خوشی سے بھی روتا ہے؟ میں نے اس دن ابوبکرؓ صدیق کو دیکھا کہ خوشی سے رو رہے تھے۔ (رواہ ابن اسحاق والبغوی وفی کنزالعمال ج ۸ ص ۳۳۴)

پانچواں واقعہ : حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں جب ہم نے غار سے نکل کر سفر شروع کیا تو قوم ہماری تلاش میں تھی ان میں سے سوائے سراقہ بن مالک کے کوئی ہم تک نہ پہنچا یہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آدمی ہماری طلب میں آپہنچا آپؐ نے فرمایا کوئی غم کی بات نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے جب وہ ہمارے اتنا قریب آگیا کہ ایک یا دو نیزہ کا فاصلہ رہ گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تلاش کرنے والا آپہنچا یہ کہہ کر میں رو دیا۔ آپؐ نے فرمایا کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا خدا کی قسم اپنی جان کے ڈر سے نہیں روتا میں تو آپؐ کی وجہ سے روتا ہوں حضورؐ نے اس سوار کے لئے بددعا فرمائی اس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں پیٹ تک دھنس گئے۔ (اخرج احمد والبخاری والمسلم کذافی البدایۃ ج ۳ ص ۱۸۷)

چھٹا واقعہ : حضرت عروہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ موضع سنخ سے سوار ہو کر مسجد نبوی کے قریب اترے اور آپؐ کے حجرہ مبارک کی طرف غمگین ہو کر دیکھا پھر اجازت لے کر داخل ہوئے آپؐ کی ازواج مطہرات آپؐ کے اردگرد تھیں ابوبکرؓ کو دیکھ کر سب نے منہ چھپا لئے۔ آپؐ بستر پر تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے چادر ہٹا کر بوسہ دیا اور روئے اور فرمایا خدا کی قسم جو کچھ عمرؓ کہہ رہے ہیں ایسا نہیں ہے (یعنی وحی کی کیفیت) بلکہ آپؐ وفات پا چکے اللہ تعالیٰ کی آپؐ پر رحمت ہو آپؐ حیات میں بھی اور وفات کے بعد بھی کس قدر پیارے ہیں پھر مسجد میں جا کر خطبہ دیا (بیہقی کذافی البدایہ ج ۵ ص ۲۴۳)

ساتواں واقعہ : سنہ ۱۲ میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کو نائب بنا کر حج کے لئے تشریف لائے جب مکہ میں داخل ہوئے تو عتاب بن اسید اور سہیل بن عمروؓ اور عکرمہؓ بن ابی جہل اور ہشام بن حارث ان سے ملے اور سلام کیا اور یوں کہا سلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ ابوبکرؓ نے ان کے سلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر رونا شروع کر دیا اور برابر روتے رہے یہاں تک کہ آپ بیت اللہ میں پہنچے۔ (ابن سعد ج ۳ ص ۱۳۱)

آٹھواں واقعہ : حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ ہم ابوبکرؓ کے پاس تھے آپؓ نے طلب کیا آپ کے پاس پانی اور شہد لایا گیا آپ نے اپنے ہاتھ میں لیا اور رونے لگے اور بڑی زور سے روئے یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپ کو کچھ ہو گیا۔ جب آپؓ فارغ ہوئے ہم نے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے دیکھا کہ آپؐ اپنے پاس سے کسی چیز کو دفع کر رہے ہیں لیکن مجھے کوئی چیز نظر نہ آئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ چیز کیا ہے جس کو آپؐ دفع فرما رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ دنیا نے میری طرف ہاتھ بڑھایا تھا میں نے اس سے کہا پرے ہٹ مجھ سے دور ہو تو دنیا نے کہا آپؐ تو مجھ کو پکڑنے والے نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں اس پر روتا ہوں کہ کہیں دنیا

مجھ سے ملی ہوئی نہ ہو (اور یہ شہد اور پانی اسی کا پیش خیمہ نہ ہو) (بزار و کذافی مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۵۴ کذافی الترغیب ج ۵ ص ۱۶۸)

نواں واقعہ : حضرت ابو سعید ؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اپنی مرض الوفات میں مسجد میں تشریف لائے اور ممبر پر تشریف فرما ہوئے ہم لوگ آپ ؐ کے پاس جمع ہو گئے آپ ؐ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان میں اس وقت اپنے حوض کوثر پر کھڑا ہوا ہوں اور آپ ؐ نے فرمایا اللہ کا ایک بندہ ہے جس پر دنیا اور اس کی زینت پیش کی گئی اور اس نے آخرت کو اختیار کر لیا اس بات کو سوائے ابوبکر ؓ کے کسی نے نہ سمجھا ان کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہ پڑے اور وہ رو دیئے انہوں نے فرمایا میری ماں اور باپ اور جانیں قربان کر دیں گے اس کے بعد آپ ؐ ممبر سے اترے اور آج تک ممبر پر دوبارہ تشریف نہ لائے۔ (ابن ابی کذافی کنزج ۴ ص ۵۸ و کذا آخرج ابن سعد ج ۲ ص ۲۸)

سواں واقعہ : حضرت قیس بن ابی حازم ؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اور حضرت ابوبکر ؓ اپنے مقام میں کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بہت اچھی تعریف کی اور کثرت سے روئے۔ (مصنف عبدالرزاق کذافی کنزج ۵ ص ۲۶۰)

گیارھواں واقعہ : حضرت عبدالرحمن بن اصبہانی ؓ کہتے ہیں کہ حضرت حسن ؓ بن علی ؓ حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ممبر پر تھے اور انہوں نے کہا میری باپ کی جگہ سے اتریئے حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا تم نے سچ کہا بے شک یہ تمہارے باپ کی مجلس ہے اور انہیں اپنی گود میں بٹھالیا اور رونے لگے حضرت علی ؓ نے عرض کیا کہ یہ اس نے میرے کہنے سے نہیں کہا ابوبکر ؓ نے فرمایا کہ میں تم پر الزام نہیں لگاتا۔ (ابو نعیم والجابری)

بارھواں واقعہ : حضرت ربیعہ ؓ فرماتے ہیں کہ ابوبکر ؓ نے مجھے کوئی سخت لفظ

کہہ دیا جو مجھے ناپسند ہوا اور اس کے بعد مجھ سے کہا کہ تم مجھے اس طرح کہہ لو تاکہ بدلا ہو جائے میں نے کہنے سے انکار کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا خیال درست ہے ان کو جواب نہ دو بلکہ یوں کہو کہ اے ابوبکر ؓ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں یہ سن کر ابوبکر ؓ روتے ہوئے باہر چلے گئے (مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۵۷، ابو یعلی کذافی البدایۃ۔ ج ۵ ص ۳۳۶)

تیرھواں واقعہ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ فرماتے ہیں جب سورۃ اذا زلزلت الارض زلزالہا نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر ؓ تشریف فرما تھے جب یہ آیت اتری تو رو پڑے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کس چیز نے رلایا انہوں نے عرض کیا کہ مجھے اس سورت نے رلایا۔ (ابن جرید کذافی تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۵۴)

چودھواں واقعہ : حضرت ابوبکر ؓ ایک مرتبہ ممبر پر کھڑے ہوئے اس کے بعد روئے اور فرمایا کہ ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال ممبر پر کھڑے ہوئے پھر روئے اور آپ ؐ نے فرمایا کہ اللہ پاک سے معافی اور عافیت کا سوال کرو اس لئے کہ تم میں سے کسی کو ایمان کے بعد عافیت سے زیادہ بھلی بات نہیں دی گئی۔ (ترمذی) نسائی کذافی الترغیب ج ۵ ص ۲۳۳)

حضرت عمرؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : ابی عمران نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ کا گزر ایک راہب پر ہوا آپ وہاں ٹھہرے لوگوں نے راہب سے پکار کر کہا یہ امیرالمومنین تشریف فرما ہیں وہ باہر نکل آیا اس میں کمزوری اور لاغری اور مجاہدات اور ترک دنیا کے آثار نمایاں تھے اسے دیکھ کر حضرت رو دیئے لوگوں نے عرض کیا حضور یہ تو نصرانی ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا میں بھی جانتا ہوں کہ یہ نصرانی ہے مگر مجھے اس کے حال پر ترس آگیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (عاملتہ ناصبتہ تصلے نارا حامیتہ) بعض چہرے مشقت برداشت کئے ہوئے تھکے ہوئے نہایت گرم آگ میں جھونک دیئے جائیں گے' اس کی محنت و مشقت کو دیکھ کر مجھے رونا آگیا اس لئے باوجود تحمل مشقت کے یہ جہنم میں جائے گا۔ (بیہقی۔ کنزج ۱ ص ۱۷۵)

دوسرا واقعہ : محمد بن مسلمہؓ کہتے ہیں کہ میں مسجد نبوی کو چلا میں راستہ میں بعض حالات دیکھے تو مسجد میں داخل ہوتے ہوئے میں نے باآواز بلند اللہ اکبر کہا اور یہ کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے' حضرت عمرؓ نے مجھے بلوایا اور پوچھا تو نے بلند آواز سے اللہ اکبر کیوں کہا اور یہ کہ اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اے امیرالمومنین میں گھر سے مسجد کے ارادہ سے چلا میرے سامنے فلاں بن فلاں قریشی گزرا وہ ایک جوڑے میں ملبوس تھا میں نے اس سے پوچھا یہ کس نے پہنایا؟ اس نے کہا امیرالمومنین نے پھر میں آگے چلا ایک اور قریشی کا گزر ہوا وہ بھی ایک جوڑے میں ملبوس تھا میں نے اس سے پوچھا یہ کس نے پہنایا؟ اس نے کہا امیرالمومنین نے پھر میں آگے چلا ایک انصاری کا گزر ہوا وہ بھی ایک جوڑے میں ملبوس تھا لیکن یہ پہلے دونوں جوڑوں سے کم قیمت تھا میں نے اس سے پوچھا یہ کس نے پہنایا اس نے کہا امیرالمومنین نے اس کے بعد محمد بن مسلمہ نے فرمایا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اے جماعت انصار تم میرے بعد اپنے اوپر

ترجیح دیکھو گے اور میں اے امیرالمومنین یہ بات نہیں پسند کرتا کہ آپ کے زمانہ میں ایسا ہو' راوی کہتے ہیں یہ سن کر حضرت عمرؓ رو پڑے اور فرمایا اللہ میری مغفرت کرے میں دوبارہ ایسا نہ کرونگا چنانچہ اس قصہ کے بعد کسی انصاری پر کسی قریشی کو فضیلت دیا جانا حضرت عمرؓ کے زمانہ میں نہ دیکھا گیا۔ (کنزج ۲ ص ۳۲۹)

تیسرا واقعہ : حضرت عمرؓ حضرت ابودرداؓ کے پاس داخل ہوئے تو دروازے پر کنڈی نہ تھی اور گھر میں چراغ نہ تھا نہ بستر عمدہ نہ تکیہ عمدہ یہ سب دیکھ کر حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابودردا کیا میں نے تم پر وسعت نہیں کر رکھی؟ حضرت ابودرداؓ نے عرض کیا اے امیرالمومنین کیا تم کو وہ حیثیت یاد نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لیکن بلاغ احد کم من الدنیا کذاد الراکب دنیا سے تم میں سے ہر ایک کے لئے گزر اوقات اتنی چاہئے جیسے کہ سوار کی زاد راہ ہوتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا بے شک آپؐ نے ایسا ہی فرمایا ابودردا نے عرض کیا کہ ہم نے کیا کیا؟ راوی بھی کہتے ہیں کہ ان دونوں نے اس کے بعد رونا شروع کر دیا اور روتے روتے صبح کر دی۔ (کنزج ۷ ص ۷۷)

چوتھا واقعہ : حضرت ابوموسیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ نے شام میں طاعون سنا تو ایک خط ابو عبیدہؓ بن الجراح کو لکھا کہ میں تمہارے بغیر گزارہ نہیں کر سکتا تم میرے خط کو پڑھ کر فوراً میرے پاس پہنچو ابو عبیدہؓ نے جواب لکھا کہ میں امیرالمومنین کی ضرورت کو سمجھ گیا ہوں ان کا ارادہ ہے کہ اس کو باقی رکھیں جو باقی رہنا والا نہیں اور میں مسلمانوں کے لشکر میں ہوں اپنے کو ان پر ترجیح نہیں دے سکتا آپ مجھے یہاں رہنے کی اجازت دیجئے جب اس خط کو حضرت عمرؓ نے پڑھا تو روئے اور ان کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے جو لوگ پاس تھے انہوں نے عرض کیا کیا ابو عبیدہؓ کا انتقال ہو گیا؟ فرمایا گویا کہ قریب ہے۔ (کنزج ۲ ص ۳۲۴)

پانچواں واقعہ : حضرت اسلمؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات حضرت عمرؓ گشت کر رہے تھے کہ ان کا گزر ایک خیمہ پر ہوا اس سے بچوں کے رونے کی آوازیں آرہی

تھیں اور ایک ہانڈی آگ پر تھی حضرت عمرؓ نے پوچھا اے اللہ کی بندی یہ بچے کیوں رو رہے ہیں۔ اس نے کہا بھوک سے پوچھا کہ ہانڈی میں کیا ہے؟ اس نے کہا پانی ہے تاکہ ان کو اطمینان ہو جائے عمرؓ کا اور میرا فیصلہ کل خدائے تعالیٰ کے ہاں ہو گا وہ ہمارے حال کی خبر نہیں لیتے یہ سن کر حضرت عمرؓ روئے اور بیت المال سے کچھ سامان لا کر ان کو دیا اور کھلایا تا آنکہ وہ بچے سیر ہو کر ہنسنے لگے۔ (طبری ج ۵ ص ۲۰)

چھٹا واقعہ : حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ تاجروں کا ایک قافلہ آیا جو عید گاہ کے قریب ٹھہرا رات کو حضرت عمرؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف ان کا پہرہ دیتے رہے اور گشت کرتے رہے حضرت عمرؓ نے ایک بچہ کے رونے کی آواز سنی تو اس طرف متوجہ ہوئے اور اس کی ماں سے کہا اللہ سے ڈر بچے سے اچھا سلوک کر پھر لوٹ گے تھوڑی دیر میں پھر اسی بچہ کے رونے کی آواز سنی تو اس کی ماں سے کہا اس سے اچھا سلوک کر، پھر لوٹ آئے رات کے آخری حصے میں پھر بچے کے رونے کی آواز سنی تو متوجہ ہوئے اور فرمایا تیرا ناس ہو میرا خیال یہ ہے کہ تو بہت بری ماں ہے کیا میں نے تجھے بار بار متوجہ نہیں کیا، اس عورت نے کہا اے اللہ کے بندے تو نے مجھے آج ساری رات بڑی ڈانٹ پلائی میں بچہ کو دودھ چھڑانے پر پھسلا رہی ہوں اور یہ مانتا نہیں، پوچھا کہ کیوں کس لئے؟ عورت نے کہا اس لئے عمرؓ دودھ پیتے بچوں کا وظیفہ نہیں دیتا، پھر لوٹ آئے اور آکر فجر کی نماز پڑھائی حضرت عمرؓ کے رونے کی وجہ سے ان کی قرأت لوگوں کو سمجھ میں نہیں آ رہی تھی جب سلام پھیرا تو فرمایا ہائے عمر کی خرابی مسلمانوں کے کتنے بچے مار ڈالے پھر ایک منادی کو حکم دیا جس نے یہ نداء کی کہ لوگ اپنے بچوں کا دودھ چھڑانے میں جلدی نہ کریں میں نے جتنے بچے اسلام میں پیدا ہونگے سب کا وظیفہ مقرر کر دیا اور اطراف عالم میں بھی یہ بات لکھ بھیجی۔ (اخرج ابن سعد ج ۳ ص ۲۱۷ کذافی الکنز ج ۲ ص ۳۱۷)

ساتواں واقعہ : حضرعائشہؓ فرماتی ہیں کہ ابوبکرؓ نے مجھ سے کہا کہ میں جب سے مسلمانوں کے امر کا والی ہوا ہوں ان کا ایک دینار اور ایک درہم بھی نہیں کھایا، ہاں

ہم نے ان کے موٹے آٹے سے اپنا پیٹ بھرا ہے اور ان کے موٹے کپڑے سے اپنی پیٹھ چھپائی ہے میرے پاس مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے نہ تھوڑا ہے اور نہ زیادہ سوائے حبشی غلام کے اور پانی لانے والے اونٹ کے اور سوائے اس پرانی چادر کے جب میں مر جاؤں تو ان کو حضرت عمرؓ کے حوالہ کر دینا اور ان سے برات چاہ لینا چنانچہ حضرت عائشہؓ نے ایسا ہی کیا جب قاصد حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا، حضرت عمرؓ یہاں تک روئے کہ ان کے آنسو زمین پر بہنے لگے اور فرمایا اللہ ابوبکرؓ پر رحم کرے انہوں نے اپنے بعد والوں کو مشقت میں ڈال دیا۔ (بیہقی ج ۶ ص ۳۵۳ و ابن سعد ج ۳ ص ۱۳۹)

آٹھواں واقعہ : حضرت ابوسنانؓ فرماتے ہیں کہ میں اور مہاجرینؓ کی ایک جماعت حضرت عمرؓ کے پاس موجود تھی آپ نے ایک برتن منگوایا جو عراق کے قلعوں سے لایا گیا تھا اس کی انگوٹھی وغیرہ بھی تھی اسکو ایک بچہ نے اپنے منہ میں ڈال لیا حضرت عمرؓ نے اس کے منہ سے نکال کر رونا شروع کر دیا، اہل مجلس میں سے کسی نے عرض کیا آپ کیوں روتے ہیں؟ اللہ پاک نے آپ کو دشمن پر فتح دی آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب کسی قوم پر دنیا فتح کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت تک ان میں عداوت اور بغض ڈال دیتے ہیں میں اسی بات سے ڈر رہا ہوں۔ (اخرج احمد والبزار وابو یعلیٰ کذافی الترغیب ج ۵ ص ۱۴۴)

نواں واقعہ : حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمرؓ نے آدمی بھیج کر بلوایا جب میں ان کے دروازے پر پہنچا تو میں نے ان کے رونے کی آواز سنی میں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون امیرالمومنین کو ضرور کوئی حادثہ پیش آیا ہے میں اندر داخل ہوا تو میں نے حضرت عمرؓ کے دونوں شانوں کو پکڑ کر عرض کیا اے امیرالمومنین کوئی خطرہ کی بات نہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا کیوں نہیں بڑا سخت خطرہ ہے پھر میرا ہاتھ پکڑ کر ایک کوٹھری میں داخل کیا اس میں بڑے بڑے گٹھر ایک

دوسرے کے اوپر رکھے تھے حضرت عمرؓ نے فرمایا اب آل خطاب اللہ کے نزدیک ذلیل ہو گئی اگر اللہ پاک چاہتا تو یہ مال میرے دونوں صاحب یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کو دیتا اور وہ میرے لئے اس میں کوئی طریقہ مقرر کر جاتے میں ان کی پیروی کرتا میں نے عرض کیا ہم بیٹھ کر مشورہ کرلیں گے پھر ہم نے امہات المومنین کے لئے چار ہزار مہاجرین کے لئے چار ہزار اور باقی لوگوں کے لئے دو ہزار مقرر کئے اور سب مال تقسیم کر دیا۔ (کنز ج ۲ ص ۳۱۷)

دسواں واقعہ : ابن محسنؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپ حضرت ابوبکرؓ صدیق سے بہتر ہیں۔ حضرت عمرؓ یہ سن کر رو دیئے اور فرمایا کہ ایک رات ابوبکرؓ کی اور ایک دن ابوبکرؓ کا عمرؓ کی تمام زندگی سے بہتر ہے۔ رات وہ ہے جب آپؐ نے ہجرت کی اور حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے ساتھ تھے اور دن میں وہ جب آپؐ نے وفات پائی امت پریشان تھی قبائل مرتد ہو چکے تھے انہوں نے ان کو سنبھالا۔ (بیہقی فی الدلائل)

گیارھواں واقعہ : حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ میں ایک مرتبہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر تشریف فرما تھے آپؐ پر صرف ایک لنگی تھی اور چٹائی کے نشانات آپؐ کے پہلو پر نمایاں تھے یہ دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے آپؐ نے فرمایا عمر کیوں روتے ہو میں نے عرض کیا کیوں نہ روؤں حالانکہ آپؐ کا سارا اثاثہ میرے سامنے ہے یہ قیصر وکسریٰ والے باغات اور نہروں میں ہوں' آپؐ نے فرمایا اے عمرؓ تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ہمارے لئے آخرت ہو گی اور ان کے لئے دنیا ہے۔

(رواہ احمد)

بارھواں واقعہ : صحابہ کرام نے مشورہ کیا کہ حضرت عمرؓ سے درخواست کی جائے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں قیصر وکسریٰ فتح کئے آپ کے پاس عرب و عجم سے وفود آتے ہیں اور آپؐ نے یہ جبہ جس پر بارہ پیوند لگے ہوئے ہیں پہنتے ہیں اگر

اس کی جگہ جبہ بدل لو تو بہتر ہو گا اور صبح و شام عمدہ کھانا کھاؤ تاکہ مہمان بھی کھائیں لیکن کس کی جرات ہو سکتی ہے کہ عرض کرے سب نے حضرت عائشہؓ و حفصہؓ کو وکیل بنایا۔ انہوں نے عرض کیا اے امیرالمومنین اللہ نے آپ کے ہاتھوں قیصر وکسریٰ فتح کئے اور عرب و عجم کے وفود آتے ہیں اور آپؐ پر یہ بارہ پیوند والا موٹا جبہ ہے اگر آپ یہ جبہ کسی نرم کپڑے ؑ الیں جس سے آپ بارعب معلوم ہوں اور صبح و شام اچھا کھانا خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ یہ سن کر حضرت عمرؓ بہت روئے (یعنی آنسو بہنے لگے) اور پھر فرمایا تم ہی بتاؤ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی گندم کے آٹے کی روٹی سے پیٹ بھرا یا وہ نرم بستر پر سوئے یا آپؐ نے اچھا لباس پہنا حضرت عائشہؓ نے فرمایا نہیں۔ بس میں تو اپنے دونوں ساتھیوں کے نقش قدم پر چلوں گا خدا کی قسم اگر مجھے معلوم ہو جاتا تمہیں کس نے بھیجا ہے میں ان کے چہرے بگاڑ دیتا۔

(ابن عساکر کذافی الکنز ج ۴ ص ۴۰۸)

تیرھواں واقعہ : حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ جب حضرت عمرؓ ملک شام تشریف لے گئے تو ان کے لئے ایسا کھانا تیار کیا گیا تھا کہ اس جیسا انہوں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا' فرمایا یہ ہمارے لئے ہے؟ ان فقرا مسلمین کے لئے جو وفات پا گئے کیا تھا؟ جو کی روٹی سے بھی پیٹ نہ بھر سکتے تھے حضرت عمرو بن ولیدؓ نے کہا ان کے لئے جنت ہے یہ سن کر حضرت عمرؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا ہمارا حصہ اس متاع دنیا سے ہے اور وہ لوگ جنت لے گئے تو یہ ہمارے اور ان کے درمیان بہت بڑا فاصلہ ہو گیا۔ (اخرج عبد بن حمید وابن جریر کذافی الکنز ج ۴ ص ۴۰۶)

چودھواں واقعہ : حضرت زید بن سلیمؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ایک رات پہرہ دے رہے تھے ایک گھر میں چراغ جلتا نظر آیا آپؓ اس طرف متوجہ ہوئے وہاں ایک بڑھیا اپنی اون کاتتے ہوئے یہ اشعار کہہ رہی تھی۔

ترجمہ : (ا) حضرت محمد صلی اللہ پر بھلے لوگوں کا درود ہو۔ آپؐ پر چیدہ چیدہ بھلے

لوگ بھی درود بھیجتے ہیں۔ (۲) آپؐ رات کو عبادت کرنے والے اور اوقات صبح میں گریہ و زاری کرنے والے تھے۔ اور موت کے لئے مختلف طریقے ہیں اے کاش کہ میں جان لیتی کہ مجھے اور میرے حبیبؐ کو کیا کوئی گھر جمع کرے گا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ بیٹھ کر رونے لگے اور برابر روتے رہے۔ (یعنی آنسو بہاتے رہے) پھر بڑھیا کے دروازہ پر دستک دی بڑھیا نے کہا کون آپ نے فرمایا عمرؓ اس نے کہا مجھے عمر سے کیا واسطہ؟ اس کو ایسے وقت میں کون سی چیز لائی پھر دروازہ کھولا اندر تشریف لے گئے اور پھر اس سے یہ شعر سنے جب وہ آخری شعر پر پہنچی تو آپ نے فرمایا اس دعا میں مجھے بھی شامل کرلے اس نے کہا وعمر غفرلہ یا غفار عمر کی بھی مغفرت کر اے مغفرت کرنے والے پھر آپ لوٹ آئے۔ (اخرج ابن مبارک و ابن عساکر کذافی ا لکنز' ج ۴ ص ۲۸۱)

پندرھواں واقعہ : حضرت عبید بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمرؓ بن خطاب نے فجر کی نماز پڑھائی اور سورۃ یوسف شروع کی جب آیت وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم پر پہنچے تو روئے اور شدت خوف سے رک گئے اور رکوع کر دیا حضرت عبداللہ بن شداد بن ھاد فرماتے ہیں کہ میں صبح کی نماز میں آخری صف میں تھا میں حضرت عمرؓ کی درد بھری آواز سنی جب آیت انما اشکو پر پہنچے تو آواز رک گئی۔ (کنز ج ۴ ص ۴۰۱ وعبدالرزاق و سعید بن منصور والبیہقی و ابن ابی شیبہ)

سولھواں واقعہ : حضرت ہشام بن حسنؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کا گلا یہ آیت پڑھتے پڑھتے گھٹ جاتا اور روتے روتے گر پڑتے پھر اپنے گھر پڑے رہتے لوگ ان کو مریض خیال کرکے عیادت کرتے۔ (ابو نعیم ج ا ص ۵۱)

سترھواں واقعہ : حدی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ ایک روز نکلے آپ کے ساتھ عبداللہ بن مسعود تھے ایک گھر میں روشنی دیکھی اس گھر میں داخل ہوئے وہاں ایک بڈھا تھا اس کے سامنے شراب تھی اور گانے والی باندی گانا گا رہی تھی آپ نے فرمایا اس رات سے برا منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا ایک ایسے بڈھے سے جو اپنی

موت کا منتظر ہے؟

اس نے سر اٹھایا اور کہا بے شک اے امیرالمومنین لیکن جو کچھ آپ نے کیا وہ اس سے کہیں زیادہ برا ہے آپ نے تجسس کیا تجسس سے منع کیا گیا ہے اور آپ بغیر اجازت گھر میں داخل ہوئے یہ بھی منع ہے حضرت عمرؓ نے کہا' تو نے سچ کہا پھر عمرؓ اپنا کپڑا دانت سے پکڑ کر روتے ہوئے واپس چلے گئے اور کہہ رہے تھے اے عمر تجھے تیری ماں گم کرے اگر تیرا رب تیری مغفرت نہ کرے۔ اس کے بعد وہ بڈھا عرصہ تک خوف کی وجہ سے آپ کی مجلس میں نہ آیا۔ ایک روز چھپا ہوا آخری صف میں بیٹھا تھا حضرت عمرؓ نے بلوایا وہ ڈرتا ہوا آیا۔

حضرت عمرؓ نے اس سے کہا کہ کان میرے قریب کرو اس نے کان آپ کے منہ کے قریب کر دیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا' قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول بنایا میں نے آپ کا فعل آج تک کسی کو نہیں بتلایا اور نہ ہی ابن مسعودؓ کو جو میرے ساتھ تھے' اس بڈھے نے کہا آپ بھی اپنا کان میرے قریب کریں آپ نے کان قریب کیا اس نے کہا خدا کی قسم میں نے بھی وہ کام دوبارہ نہیں کیا حضرت عمرؓ نے یہ سن کر زور سے اللہ اکبر کہا۔ (اخرج ابوالشیخ کذافی ا لکنز ج ۲ ص ۱۴۱)

اٹھارواں واقعہ : حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے ساتھ سفر حج میں تھے ایک شخص آیا اور رو دیا آپ نے فرمایا کیوں روتے ہو؟ اگر تم مقروض ہو میں تمہاری اعانت کرتا ہوں۔ اگر تجھے کسی کا خوف ہے تو میں امن دونگا۔ اس نے کہا نہیں بلکہ میں نے شراب پی تھی اس پر ابو موسیٰؓ نے مجھے کوڑے لگائے میرا سر منڈایا اور میرا چہرہ کالا کیا اور لوگوں میں پھیرایا اور اعلان کیا کہ اس کے ساتھ نہ کوئی بیٹھے اور نہ کوئی کھائے اس اعلان کے بعد میرے دل میں تین باتیں آئیں۔ (۱) یہ کہ میں ابوموسیٰؓ کو قتل کردوں۔ (۲) یا میں آپ کے پاس آجاؤں آپ مجھے شام منتقل کردیں۔ (۳) یا دشمنوں سے مل جاؤں ان کے ساتھ کھاؤں اور

پیو۔ یہ سن کر حضرت رو دیئے (یعنی آنسو جاری ہو گئے) اور ایک خط ابو موسیٰؓ کے نام لکھا کہ مجھے فلاں بن فلاں نے اس اس طرح بیان کیا ہے خدا کی قسم اگر تم نے دوبارہ ایسا کیا تو میں تمہارا چہرہ کالا کر کے لوگوں میں پھراؤں گا اب اگر تم میری بات کو حق جانتے ہو تو اپنے ارادہ سے باز آجاؤ اور لوگوں کو حکم دو کہ اس کے ساتھ کھائیں اور اس کے ساتھ بیٹھیں اگر اس نے توبہ کر لی تو اس کی گواہی بھی قبول کرو۔ (اخرج البیہقی کذافی الکنزج ۳ ص ۱۰۷)

انیسواں واقعہ : حضرت ابو عثمانؓ بیان کرتے ہیں میں حضرت عمرؓ کو دیکھا جب ان کے پاس حضرت نعمان بن بشیر کی وفات کی خبر آئی تو انہوں نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا اور رونا شروع کر دیا۔ (کنزج ۸ ص ۱۷۷)

بیسواں واقعہ : حضرت ابو مطرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس داخل ہوا جب کہ انہیں ابولولو نے چھرا مارا تھا حضرت عمرؓ رو رہے تھے (یعنی آنسو جاری تھے) میں نے عرض کیا اے امیرالمومنین آپ کو کس چیز نے رلایا؟ فرمایا آسمانی خبر نے رلایا نہ جانے جنت کی طرف لے جایا جاؤں گا یا جہنم کی طرف میں نے ان سے کہا آپ جنت کی بشارت حاصل کیجئے اس لئے کہ میں نے بے شمار مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ جنت کے ادھیڑ عمروں کے سردار ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا اے علیؓ تم میرے لئے جنت کے گواہ ہو فرمایا ہاں حضرت عمرؓ نے فرمایا اے حسنؓ تو اپنے باپ پر گواہ ہو جا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عمر جنتی ہے (ابن عساکر کذافی الکنزج ۴ ص ۴۳۸)

اکیسواں واقعہ : مالک الدار کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں لوگوں کو قحط لگا ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس آکر کہا اے اللہ کے نبی اپنی امت کے لئے اللہ سے بارش طلب کیجئے، اس لئے کہ آپ ﷺ کی امت ہلاک ہوتی جا رہی ہے اس شخص کے خواب میں آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے

فرمایا کہ تو حضرت عمرؓ کے پاس جا اور انہیں میرا سلام کہہ اور ان کو خبر دے کہ لوگ بارش طلب کر رہے ہیں اور ان سے کہہ کہ دانائی کو لازم پکڑ دانائی کو لازم پکڑ چنانچہ اس شخص نے آپ کو اطلاع دی۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ رو پڑے اور پھر فرمایا اے میرے رب میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا مگر یہ کہ میں اس سے عاجز آجاؤ (بیہقی فی الدلائل کذافی الکنزج ۴ ص ۲۸۹)

بائیسواں واقعہ : سائب بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ قحط کے زمانہ میں حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ صبح کے وقت معمولی کپڑے پہنے ہوئے تفریع کر رہے تھے اور استغفار کر رہے تھے اور آپ کی آواز بلند ہو رہی تھی اور آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو دونوں رخساروں پر بہہ رہے تھے۔ (اخرج ابن اسعد ج ۳ ص ۳۲۱)

تیئیسواں واقعہ : مولی ابو سعید کہتے ہیں کہ ہم مسجد میں جمع تھے امیرالمومنین حضرت عمرؓ بھی ساتھ تھے سب نے باری باری دعا کروائی اس کے بعد حضرت عمرؓ نے دعا مانگنی شروع کی تو قوم میں کوئی بھی ان سے زیادہ رونے والا اور آنسو بہانے والا نہ تھا۔ (اخرج ابن سعد ج ۳ ص ۲۹۴)

چوبیسواں واقعہ : ایک موقع پر حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ نے ایک خط اہل مکہ کے نام لکھا۔ جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو صحابہ کو بھیج کر پکڑوا لیا جب خط کھولا تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے اللہ سے اور رسول سے منافقت کی مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن اڑا دوں آپ ﷺ نے فرمایا اے عمرؓ یہ بدری صحابی ہے اہل بدر کا امتحان اللہ تعالیٰ نے خود لیتا ہے یہ سن کر حضرت عمرؓ روئے اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ (بخاری ج ۲ ص ۵۶۷)

پچیسواں واقعہ : حضرت شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ حمص تشریف لائے تو انہوں نے حکم دیا کہ اس شہر کے غریبوں کے نام لکھ کر پیش کرو۔ جب فقرا کے نام لکھ کر پیش کئے گئے تو ان میں حضرت سعید بن عامرؓ کا نام بھی تھا۔ تو حضرت

عمرؓ نے پوچھا کیا تمہارا گورنر غریب ہے لوگوں نے کہا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے تعجب سے کہا تمہارا گورنر کیسے غریب ہے اس کا ماہانہ وظیفہ اور اس کے ھدیے کہاں جاتے ہیں ؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہمارے گورنر کچھ بھی نہیں لیتے یہ سن کر حضرت عمرؓ رو پڑے پھر ایک ہزار دینار ان کے پاس ارسال کئے جب حضرت سعید نے ان کو دیکھا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا ان کی بیوی نے یہ سن کر پوچھا کیا امیرالمومنین کی طرف سے آپ کو کوئی تکلیف پہنچی ہے؟ انہوں نے فرمایا اس سے بھی بڑی بات ہے اس نے عرض کیا کیا کوئی علامت قیامت ظاہر ہوئی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ اس سے بھی بڑی بات ہے پھر پوچھا کیا بات ہے؟ فرمایا دنیا میرے پاس مجھے فتنہ میں ڈالنے آئی ہے۔ (اسد الغابہ ج ۳ ص ۳۱۲)

چھبیسواں واقعہ : روایت ہے کہ جب آیت الیوم اکملت لکم دینکم نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ رونے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیوں روتے ہو۔ عرض کیا دین کے مکمل ہونے پر کیونکہ جب کوئی چیز مکمل ہو جائے تو اس میں نقصان آنا شروع ہو جاتا ہے آپؐ نے فرمایا تو نے سچ کہا۔ (تفسیر ابوالسعود عن درۃ الناصحین ج ۱ ص ۳)

ستائیسواں واقعہ : حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا میں نے ایک روز خواب میں جنت کی سیر کی تو میں نے ایک عورت کو ایک محل کے قریب وضو کرتے دیکھا تو میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے اس نے کہا (حضرت) عمرؓ کا (میں نے داخل ہونے کا ارادہ کیا) لیکن تمہاری غیرت یاد آگئی اس لئے میں واپس لوٹ آیا حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ رونے لگے اور پھر فرمایا یارسول اللہ آپ سے کیا غیرت میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ (رواہ ابن ماجۃ ص ۱۱)

اٹھائیسواں واقعہ : قسامتہ بن زہیر کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور چند اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔ (۱) اے عمر بھلائی کا بدلا جنت ہے۔ (۲) تو میری بیٹیوں کے لئے سامان تیار کر اور ان کو لباس پہنا۔ (۳) میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ ضرور بالضرور یہ کرے گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر میں یہ نہ کروں تو پھر؟ اس نے کہا (۱) میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تو ضرور وہ کام کرے گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر میں یہ کر دوں اے دیہاتی پھر کیا ہو گا؟ (۱) اس نے کہا قسم ہے خدا کی تجھ سے ضرور قیامت میں مال کے بارے میں سوال ہو گا۔ (۲) بلکہ تجھ سے بہت سے سوالات ہوں (۳) اور تو میری بیٹیوں کے درمیان کھڑا کیا جائے گا اور سوال کیا جائے گا۔ (۴) پھر فیصلہ ہو یا جنت کا یا جہنم کا قسامہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت عمرؓ رو دیئے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے ان کی داڑھی مبارک تر ہو گئی پھر فرمایا اے غلام میرے یہ قمیض اس دن کے لئے دے دیں (جس سے یہ ڈرا رہا ہے) نہ اس کے اشعار کی وجہ سے خدا کی قسم مین اس قمیض کے علاوہ کسی چیز کا مالک نہیں ہوں (اسد الغابتہ ج ۴ ص)

انتیسواں واقعہ : ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے بیت المال کے امیر سے چار درہم ایک ماہ کی مدت کے لئے قرض مانگا تو خزانچی نے یہ کہہ کر جواب دے دیا کہ نہ معلوم ایک ماہ زندہ رہو گے یا نہیں اگر اس سے پہلے فوت ہو گئے تو قرض ذمہ رہ جائے گا یہ سن کر حضرت عمرؓ رو دیئے اور فرمایا کہ ہاں مجھے اپنی زندگی کی ایک ساعت پر بھی بھروسہ نہیں۔ (درۃ الناصحین ج ۱ ص ۲۷۹)

حضرت شیخینؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا آؤ ہم ام ایمنؓ کی زیارت کو چلیں جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جایا کرتے تھے یہ حضرات جب ام ایمنؓ کے پاس پہنچے تو وہ ان کو دیکھ کر رونے لگیں ان حضرات نے ان سے کہا کس لئے روتی ہو؟ ام ایمنؓ نے کہا میں اس پر روتی ہوں کہ وحی کا آسمان سے آنا بند ہو گیا اس بات نے ان دونوں حضرات کو بھی رونے پر آمادہ کر دیا اور یہ دونوں حضرات بھی رونے لگے۔ (ریاض الصالحین والبیہقی کذافی البدایہ ج ۵ ص ۲۷۴)

دوسرا واقعہ : جب بنی قریظہ کا حضرت سعدؓ نے فیصلہ کر دیا تو ان کو ان کے خیمہ میں واپس لایا گیا جو مسجد کے قریب تھا ان کے زخم سے خون نکلنے لگا ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ تشریف لائے اور یہ دونوں حضرات رو رہے تھے اور یہ دونوں حضرات کے رونے کی آواز میں حجرہ سے علیحدہ علیحدہ سن رہی تھی پس یہ آپس میں رحماء بینھم کی تفسیر تھے (یعنی ایک دوسرے پر انتہائی مہربان تھے (رواہ احمد)

(۱) حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تمہارے درمیان میری اب کتنی زندگی باقی رہ گئی ہے لہٰذا تم لوگ میرے بعد دو شخصوں کی پیروی کرنا اور وہ ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں۔

(۲) حضورؐ نے فرمایا کہ آسمان میں میرے دو وزیر جبرئیلؑ اور میکائیلؑ ہیں اور زمین میں میرے دو وزیر ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں۔ (مشکوٰۃ از ترمذی)

حضرت عثمان بن عفانؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت عثمانؓ کے غلام ہانیؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ ان کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی ان سے کہا گیا جب جنت یا جہنم کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو روتے نہیں لیکن جب قبر کا تذکرہ ہوتا ہے تو آپ بہت روتے ہیں کیا وجہ ہے؟ فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل قبر ہے اگر اس سے کوئی نجات پا گیا تو بعد والی ساری منزلیں آسان ہو جائیں گی (ترمذی)

دوسرا واقعہ : حضرت عثمانؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی محبت تھی آپؐ پر اپنا سب کچھ خرچ کرنے کو ہر وقت تیار رہتے تھے آپ کی ادنیٰ تکلیف کو دیکھ کر تڑپ جاتے ایک مرتبہ اہل بیت نبویؐ پر کئی روز فاقہ سے گزر گئے حضرت عثمانؓ کو معلوم ہوا تو بے چین ہو کر رونے لگے اور اسی وقت کئی بورے اور گندم آٹا بکری کا گوشت اور تین صد نقد لے کر حضرت عائشہؓ کی خدمت میں پیش کئے اور عرض کیا جب اس قسم کی ضرورت پیش آئے تو عثمان کو یاد فرما لیا کریں۔ (کنز ج ۲ ص ۳۷۶ تاریخ اسلام ۱ ص ۲۴)

(۱) حضورؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمانؓ ہیں۔ (مشکوٰۃ از ترمذی)

(۲) حضورؐ نے فرمایا کہ میری امت کے لوگوں میں عثمانؓ سب سے سچے اور حیادار ہیں۔ (مشکوٰۃ از ترمذی)

حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہٗ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ خطبہ ارشاد فرمایا اور لوگوں سے پوچھا بتاؤ سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ حاضرین نے کہا آپ فرمایا نہیں سب سے زیادہ بہادر ابوبکرؓ تھے بدر کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کو سوائے ان کے تیار نہ ہوا وہ اپنی تلوار سونت کر آپؐ کے سرہانے کھڑے ہو گئے' اور میں نے قریش کو دیکھا کہ انہوں نے آپؐ کو پکڑ لیا کوئی کچھ کرتا ہے کوئی کچھ کرتا ہے خدا کی قسم سوائے ابوبکرؓ کے ہم میں سے آپؐ کے قریب کوئی نہ گیا' کسی سے یہ لڑتے کسی سے مار پیٹ ہوتی۔ اور کہہ رہے تھے تمہارا ناس ہو کیا تم اس آدمی کو قتل کر ڈالو گے جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ اتنا کہنے کے بعد حضرت علیؓ نے اپنی چادر اتاری اور اتنا روئے کہ ان کی ڈاڑھی تر ہو گئی۔ (اخرج البزار کذافی البدایہ ج ۳ ص ۳۷۱)

دوسرا واقعہ : حضرت علیؓ نے ایک روز خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد موت اور قبر کا تذکرہ فرمایا کہ قبر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے یا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے قبر ہر دن یہ اعلان کرتی ہے کہ میں تاریکی کا گھر ہوں میں کیڑوں کا گھر ہوں میں وحشت کا گھر ہوں سن لو اس کے بعد ایک دن آنے والا ہے جس میں بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور بڑے حواس باختہ ہو جائیں گے اور ہر حمل والی حمل ڈال دے گی اور تو لوگوں کو مست دیکھے گا حالانکہ وہ مست نہ ہونگے لیکن اللہ کا عذاب سخت ہو گا پھر حضرت علیؓ روئے (یعنی آنسو بہنے لگے) اور آپ کے آس پاس تمام مسلمان روئے (کنزج ۸ ص ۱۱۰ وذکر ابن کثیر فی البدایۃ ج ۸ ص ۶)

تیسرا واقعہ : زیاد اعرابی بیان کرتے کہ حضرت علیؓ کوفہ کے ممبر پر فتنہ اور جنگ نہروان کے بعد تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور دنیا کی عبرت کی چیزوں نے ان کی آواز گلے میں روک دی تو حضرت علیؓ روئے یہاں تک کہ ان کی ڈاڑھی

ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئی اور اس پر سے آنسو بہنے لگے انہوں نے اپنی ڈاڑھی جھاڑی اس سے چھڑے ہوئے قطرے گر پڑے تو ہم کہا کرتے تھے جن پر ان کے آنسوؤں کا قطرہ پڑا ہے اس کو اللہ جل وعلا نے دوزخ پر حرام کر دیا۔ (اخرج ابن النجار کذافی الکنزج ۸ ص ۲۲۰)

چوتھا واقعہ : علی بن حسینؓ کہتے ہیں کہ بنو ہاشم کے ایک جوان نے پوچھا کہ آپ خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں اے میرے اللہ ہماری اسی چیز کے ساتھ اصلاح فرمایا جس کے ساتھ خلفاء راشدین کی اصلاح کی وہ خلفاء راشدین کون ہیں؟ یہ سن کر حضرت علیؓ کی دونوں آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں پھر فرمایا وہ ابوبکرؓ و عمرؓ تھے یہ دونوں ہدایت کے امام تھے اسلام کے شیخ تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہیں دو سے ہدایت پائی گئی جس نے ان کا اتباع کیا اسی صراط مستقیم کی ہدایت دی گئی اور جس نے ان کی اقتداء کی وہ راہ راست دکھایا گیا جس نے ان دونوں کو لازم پکڑا وہ اللہ تعالیٰ کی جماعت سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے۔ (المنتخب ج ۴ ص ۴۴۴)

پانچواں واقعہ : حضرت کمیلؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھا ہم ایک قبر پر گزرے تو قبرستان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے قبر والو اے مصیبت والو تمہاری کیا خبر ہے؟ ہماری خبر یہ ہے کہ مال تقسیم ہو گے اولاد یتیم ہو گئی عورتوں نے اور خاوند اور خاوندوں نے اور بیوئیں کر لیں یہ خبر ہماری ہے تمہاری کیا خبر ہے؟ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے کمیل اگر انہیں جواب دینے کی اجازت ہوتی تو یوں کہتے بہترین توشہ تقویٰ ہے اس کے بعد حضرت علیؓ روئے (یعنی آنسو بہنے لگے) اور فرمایا اے کمیل قبر عمل کا صندوق ہے مرتے وقت یہ بات معلوم ہو جائے گی۔ (اخرج ابن عساکر کذافی الکنزج ۲ ص ۱۴۲)

چھٹا واقعہ : جس روز حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے حضرت علیؓ مسجد کے دو راہے پر بلند آواز سے کہہ رہے تھے اے اللہ میں قتل عثمانؓ سے بری ہوں نہ

میں اس پر راضی ہوں اور نہ اس کی مجھے امید تھی پھر حضرت عثمانؓ پر داخل ہوئے اور روئے۔ یہاں تک روئے کہ لوگوں کو گمان ہو گیا کہ حضرت علیؓ بھی فوت ہو گئے۔ (البدایۃ ج ۷ ص ۱۸۲)

ساتواں واقعہ : حضرت سوید ابن غفلہ کہتے ہیں کہ میں (دنیا کی بد بخت قوم) شیعہ کے پاس سے گزرا جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو گالیاں دے رہے تھے اور ان کے نقص نکال رہے تھے میں حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیرالمومنین میں شیعہ قوم کے پاس سے گزرا وہ حضرت صدیقؓ اور حضرت فاروقؓ کو گالیاں دے رہے تھے اور ان کے نقص نکال رہے تھے۔ اگر وہ لوگ اس کو جان لیتے جو آپ حضرت صدیق اور حضرت فاروق کے بارے میں اپنے دل میں چھپائے ہوئے ہیں (یعنی محبت) تو وہ ایسی بات کی جرأت نہ کرتے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا معاذ اللہ کی پناہ اس سے میں ان دونوں کے لئے سوائے محبت کے اور کچھ نہیں چھپاتا اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جو ان دونوں کے لئے سوائے اچھائی اور بھلائی کے کوئی بات اپنے دل میں رکھے۔ پھر اٹھے ان کی دونوں آنکھیں جاری تھیں اور روتے تھے اور لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حضرت علیؓ کی خوبصورت سفید داڑھی پر ان کے آنسو بہہ رہے تھے پھر کھڑے ہوئے اور مختصر دردناک خطبہ دیا اور فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا کہ وہ قریش کے سرداروں کو اور مسلمانوں کے رہنماؤں کو گالیاں دیتے ہیں میں ان کی ان باتوں سے بری ہوں اور جو لوگ یہ کہتے ہیں ان کو سزا دیں گے قسم ہے اس ذات کی جو دانوں کو پھاڑتا ہے اور ہوا چلاتا ہے حضرت صدیق اور حضرت فاروق نے صرف مومن اور متقی ہی محبت کرتا ہے اور ان دونوں سے صرف فاجر اور گمراہ بد بخت ہی بغض رکھتا ہے وہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی تھے اور ساتھی تھے اور وزیر تھے۔ (ج ۴ ص ۲۲)

آٹھواں واقعہ : حضرت اسیدؓ بن صفوان فرماتے ہیں کہ جس روز حضرت ابوبکر نے وفات پائی تو مدینہ رونے والوں کی آواز سے گونج اٹھا اور لوگ اس طرح

پریشان تھے جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے روز پریشان تھے تو حضرت علیؓ دوڑتے ہوئے روتے ہوئے اناللہ پڑھتے اور فرما رہے تھے کہ آج نبوت کی خلافت ختم ہو گئی۔ یہاں تک کہ اس دروازے پر کھڑے ہوئے جس میں ابوبکرؓ تھے۔ پھر فرمانے لگے اے ابوبکر تم سب سے پہلے ایمان لانے والے تھے اور خالص اسلام والے اور پختہ یقین والے اور بہت زیادہ قناعت والے تھے اور اسلام پر پکے اور حضورؐ کے بارے میں محتاط تھے اور بہترین ساتھی تھے اور زیادہ مناقب والے بلند درجات والے اور مجلس کے لحاظ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب تھے اور شرافت اور اخلاق میں رہنمائی میں حضورؐ کے زیادہ مشابہ تھے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے تمام مسلمانوں کی طرف سے کہ انہوں نے حضورؐ کی تصدیق کی جب لوگ آپؐ کو جھٹلا رہے تھے پس اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کا نام صدیق رکھا۔ (اسد الغابۃ ج ۱ ص ۹۱)

(۱) حضورؐ نے فرمایا کہ علیؓ مجھ سے ہیں اور میں علیؓ سے ہوں۔ نیز علیؓ تمام اہل ایمان کے دوست ہیں۔ (مشکوٰۃ از ترمذی)

(۲) حضورؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے علیؓ کو برا کہا درحقیقت اس نے مجھے برا کہا۔ (مشکوٰۃ از ترمذی)

(۳) حضورؐ نے فرمایا کہ میں حکمت و دانائی کا گھر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔ (مشکوٰۃ از ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت عونؒ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابن مسعودؓ کو ان کے بھائی عتبہ کی وفات کی خبر ملی تو تشریف لائے اور روئے اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں لوگوں نے کہا آپ بھی روتے ہیں؟ فرمایا یہ میرے بھائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور میرے ساتھی ہیں میں اس کو پسند نہیں کرتا تھا کہ ان کی وفات پہلے ہو اور میں ثواب کی نیت کروں بلکہ میری وفات پہلے ہوتی اور وہ اس پر صبر کرکے ثواب کی نیت کرتے۔ (اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ ج ۴ ص ۲۵۳)

دوسرا واقعہ : حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے حضرت ابو ذرؓ کو مقام ربذہ کی طرف منتقل کر دیا تھا میں ایک موقع پر عراق سے ایک جماعت کے ساتھ عمرہ کے لئے آرہا تھا ہمیں کسی چیز نے پریشان نہیں کیا۔ مگر ایک جنازہ نے جو راستہ کے درمیان رکھا تھا اور ایک غلام کہہ رہا تھا یہ ابوذر صحابی رسولؐ ہیں ہماری دفن میں مدد کرو یہ سن کر حضرت ابن مسعودؓ رونے لگے اور پھر فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ تو تنہا چلے گا اور تنہا وفات پائے گا اور تنہا اٹھایا جائے گا پھر ابن مسعودؓ اترے اور ان کو دفن کیا پھر اپنے ساتھیوں کو پورا واقعہ سنایا۔ (اخرج ابن سعد ج ۴ ص ۲۳۴)

تیسرا واقعہ : حضرت زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعودؓ کے پاس آیا کہ قرآن کی ایک آیت سیکھوں تو انہوں نے مجھے آیت پڑھائی میں نے عرض کیا حضرت عمرؓ نے تو مجھے یہ آیت اس طرح سکھائی ہے (یعنی ابن مسعودؓ کی قرائت کے خلاف) یہ سن کر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رو دیئے اور اس قدر روئے کہ ان کے آنسو میں نے کنکریوں کے درمیان دیکھے' اس کے بعد فرمایا اسی طرح پڑھو جیسے تمہیں حضرت عمرؓ نے پڑھایا ہے بے شک وہ اسلام کا مضبوط قلعہ تھے جہاں سے اسلام داخل ہوتا تھا اور پھر نکلتا نہیں تھا۔ (اخرج ابن سعد ج ۳ ص ۲۷۱) اس سے

معلوم ہوا کہ رائے میں اختلاف کے باوجود بڑوں کی اتباع کو لازم پکڑنا چاہئے۔

چوتھا واقعہ : حضرت عمر بن میمون کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعودؓ کے پاس ایک سال تک لگاتار حاضر ہوتا رہا میں نے کبھی ان کو کوئی بات حضورؐ کی طرف نسبت کرکے بیان کرتے ہوئے نہیں سنا ایک روز بیان فرماتے ہوئے زبان پر یہ ارشاد نبوی آگیا کہ حضورؐ نے یہ فرمایا تو بدن کانپ گیا آنکھوں میں آنسو بھر آئے پیشانی پر پسینہ آگیا رگیں پھول گئیں اور فرمایا انشاءاللہ یہی فرمایا تھا یا اس کے قریب یا اس سے کچھ کم یا زیادہ فرمایا تھا۔ (فضائل اعمال ص ۱۰۶)

پانچواں واقعہ : سعد بن الحرم کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ لوہار کے قریب سے گزرے جنہوں نے لوہے کو آگ سے نکالا تھا تو کھڑے ہو کر دیکھتے رہے اور روتے رہے اور ایک روایت میں ہے کہ بے ہوش کر گر پڑے۔ (اخرج احمد و ابن ابی الدنیا)

(۱) حضرت فضیل بن عیاضؒ سے منقول ہے کہ دنیا قیامت کے دن اس طرح لائی جائے گی کہ وہ اپنی زیب و زینت میں ٹہلتی ہوئی آئے گی اور عرض کرے گی کہ اے اللہ تو مجھے اپنے بہترین بندوں کا ٹھکانہ بنا دے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ میں تجھے ان کے لئے پسند نہیں کرتا تو بالکل لایعنی ہے جا بکھرا ہوا غبار بن جا چنانچہ وہ بکھرا ہوا غبار بن جائے گی۔ (تنبیہ الغافلین ص ۲۶۵)

حضرت ابن عباس ؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : ابن ابی ملیکہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس ؓ کے ساتھ مکہ سے مدینہ تک رہا جہاں کہیں پڑاؤ ڈالتے تو آدھی رات کے بعد سے ہی وہ عبادت میں لگ جاتے ابن ابی ملیکہ ؒ سے ایوب ؒ نے پوچھا کہ حضرت ابن عباس کی قرائت کی کیا کیفیت ہوتی تھی؟ فرمایا جب اس پر پہنچے وجاءت سکرٰت الموت بالحق تو ترتیل سے پڑھتے اور روتے روتے انہیں ہچکیاں آنے لگتیں۔ (اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ ج ۱ ص ۳۲۷)

دوسرا واقعہ : حضرت ابو رجاء ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس ؓ کیلئے ایک چہرہ پر آنسو کی وجہ دو نالیاں سی بن گئیں تھیں گویا دو پرانے تسمیہ ہیں۔ (حلیۃ ج ۱ ص ۳۲۹)

تیسرا واقعہ : حضرت ابن عباس ؓ مسجد میں اعتکاف میں تھے ایک شخص آیا اور سلام کرکے بیٹھ گیا ابن عباس ؓ نے فرمایا اے فلاں تم پریشان کیوں ہو؟ اس نے کہا فلاں کا میرے اوپر حق ہے اور میں اس کی ادائیگی پر قادر نہیں ہوں آپ نے فرمایا میں تیری طرف سے اس سے بات چیت کروں؟ اس نے کہا اگر آپ پسند فرمائیں یہ کہہ کر جوتا پہنا اور مسجد سے نکل گئے اس شخص نے عرض کیا حضرت آپ اعتکاف بھول گئے فرمایا نہیں لیکن میں اس صاحب قبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور ابھی زمانہ قریب ہی ہے یہ کہتے ہوئے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں چلے پھرے اس میں کوشش کرے یہ بات دس سال کے اعتکاف سے بہتر ہے۔ (اخرج الطبرانی والبیہقی کذافی الترغیب ج ۲ ص ۲۷۲)

حضرت ابن عمر ؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ فرماتے تو رو دیتے (یعنی آنسو جاری ہو جاتے) (بیہقی کذافی الصابۃ ج ۲ ص ۳۴۹)

دوسرا واقعہ : حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں جہاد کے لئے پیش ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوٹا سمجھ کر قبول نہ فرمایا جانے کی اجازت نہ دی میرے اوپر کبھی بھی ایسی سخت رات نہیں گزری تھی رنج کی وجہ سے ساری رات نیند نہیں آتی تھی اور میں روتا ہی رہا۔ (اخرج ابن عساکر کذافی الکنز ج ۵ ص ۲۳۱)

تیسرا واقعہ : حضرت قاسم کہتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے ابن عمر ؓ کو سنا وہ ویل للمطففین پڑھ رہے تھے جب یوم یقوم الناس لرب العالمین پر پہنچے تو روئے اور یہاں تک روئے کہ گر پڑے اور اس کے بعد کا حصہ نہ پڑھ سکے۔ (اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ ح ۱ ص ۳۰۵)

چوتھا واقعہ : حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ جب بھی سورۃ بقرہ کی ان دو آیتوں کو پڑھتے وان تبدو امافی انفسکم (الایۃ) تو رو دیتے (یعنی آنسو جاری ہو جاتے) (اخرج احمد کذافی صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۲۳۴)

پانچواں واقعہ : حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ جب یہ آیت الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ پڑھتے تو روتے روتے عاجز ہو جاتے۔ (اخرج ابو العباس کذافی اصابۃ ج ۲ ص ۳۴۹)

چھٹا واقعہ : حضرت یوسف بن ماھک کہتے ہیں کہ میں ابن عمر ؓ کے ساتھ حضرت عبید بن عمیر ؓ کے پاس گیا وہ وعظ فرما رہے تھے جب انہوں نے یہ آیت فکیف اذا جنا من کل امتہ (الایۃ) پڑھی تو ابن عمر ؓ نے رونا شروع کر دیا یہاں

تک کہ ان کی داڑھی ان کا گریبان ان کے آنسوؤں سے تر ہو گیا۔ (اخرج ابن سعد ج ۳ ص ۱۹۳ کذافی الحلیۃ)

ساتواں واقعہ : حضرت یعلی بن عطا بیان کرتے ہیں کہ میری ماں حضرت ابن عمرؓ کے لئے سرمہ تیار کرتی تھیں کیونکہ حضرت ابن عمرؓ بہت کثرت سے رویا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کی آنکھوں سے رطوبت غلیظ نکلنے لگی۔ (اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ ج ۱ ص ۲۹۰)

آٹھواں واقعہ : حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ دو کلمے ایسے ہیں ان میں سے ایک کے لئے عرش کے نیچے جگہ نہیں اور دوسرا آسمان و زمین کو (ثواب سے) بھر دیتا ہے حضرت ابن عمرؓ نے پوچھا کیا تم نے سنا ہے فرمایا ہاں یہ سن کر حضرت ابن عمرؓ یہاں تک روئے کہ ان کے آنسوؤں سے ان کی داڑھی تر ہو گئی اور فرمایا ہم ان کلموں کو گردن میں لٹکالیں اور ان سے الفت پکڑیں۔ (اخرج الطبرانی کذافی الترغیب ج ۳ ص ۹۴)

یحی بن معاذؓ فرماتے ہیں کہ حکمت آسمان سے قلوب میں اترتی ہے اور ایسے قلب میں نہیں ٹھہرتی جس میں چار خصلتیں ہوں اول دنیا کی طرف میلان دوسرے کل کی فکر تیسرے بھائیوں سے حسد چوتھے جاہ و شرافت کی محبت۔ (تنبیہ الغافلین ص ۲۶۲)

حضرت ابو ھریرہؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کوئی تکلیف ہے کہ آپؐ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ بھوک میں یہ سن کر رو پڑا (یعنی آنسو جاری ہو گئے) آپؐ نے فرمایا اے ابو ہریرہ رو نہیں قیامت کے دن حساب کی سختی بھوک کو برداشت کرنے والے کو نہ لگے گی بشرطیکہ اس نے ثواب کی نیت سے اس کو برداشت کیا ہو۔ (اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ والخطیب وابن عساکر و کذافی الکنز ج ۴ ص ۴۱)

دوسرا واقعہ : حضرت مسلم بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ اپنے مرض میں روئے ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا سنو میں تمہاری اس دنیا پر نہیں روتا لیکن میں اس لئے روتا ہوں کہ میرا سفر دور کا ہے اور توشہ میرے پاس کم ہے میں نے ایسے ٹیلہ پر صبح کی ہے جو جنت اور دوزخ کی طرف اترتا ہے مجھے کوئی علم نہیں کہ میں ان میں سے کس طرف چلا جاؤں گا۔ (اخرج ابن سعد ج ۴ ص ۶۲ کذافی الحلیۃ ج ۱ ص ۳۸۳)

تیسرا واقعہ : حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے نعلین مبارکین دے کر فرمایا اے ابو ہریرہؓ جاؤ جو شخص لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہو اسے جنت کی خوشخبری سنا دو فرمایا میں نکلا سامنے سے حضرت عمرؓ ملے میں نے سارا واقعہ سنایا تو انہوں نے میرے سینہ پر ایسا گھونسا مارا کہ میں اپنے سرین کے بل گر پڑا اور مجھ سے کہا واپس چلا جا' چنانچہ میں روتا ہوا حاضر خدمت ہوا حضرت عمرؓ بھی میرے پیچھے آگئے آپؐ نے رونے کا سبب پوچھا میں نے کہہ سنایا آپؐ نے حضرت عمرؓ سے کہا تمہیں کس چیز نے اس پر آمادہ کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپؐ نے ابو ہریرہؓ کو یہ حکم دیا تھا؟ فرمایا آپؐ نے ہاں میں نے عرض کیا آپؐ

ایسا نہ کریں ورنہ لوگ اسی پر بھروسہ کرلیں گے عمل کوئی نہ کرے گا۔ آپ ؐ نے فرمایا ٹھیک ہے لوگوں کو چھوڑ دو تاکہ وہ عمل کریں۔ (رواہ مسلم کذافی مجمع الزوائد ج ۱ ص ۷)

چوتھا واقعہ : شفیا ؒ کہتے ہیں میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا تو میں نے ایک شخص کے اردگرد بہت سے لوگوں کو جمع دیکھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے بتایا یہ حضرت ابو ہریرہ ؓ ہیں میں ان کے قریب ہو گیا جب تنہائی ہو گئی میں نے عرض کیا میں آپ کو حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ آپ ضرور مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی ہو اور اس کو جانا اور اس کو سمجھا ہو۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا بے شک میں تجھے ایسی حدیث سناؤں گا جو میں نے آپ ؐ کے منہ سے سنی ہے اور اس کو جانا ہے اور سمجھا ہے یہ کہہ کر ایک آہ بھری اور بے ہوش ہو گئے پھر ہوش آیا تو وہی الفاظ دہرائے اور پھر بے ہوش ہو گئے پھر وہی الفاظ دہرائے اور بے ہوش ہو گئے پھر ہوش آیا تو اپنا چہرہ صاف کیا پھر حدیث بیان فرمائی (ترمذی)

پانچواں واقعہ : ابو صالح فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ جب ان باتوں کو یاد کرتے تھے جو حضرت عثمان ؓ کے ساتھ کی گئی تھیں رو دیتے اور ہاہ ہاہ کہتے اور پھوٹ پھوٹ کر روتے تھے۔ (ابن سعد ج ۳ ص ۸۱)

چھٹا واقعہ : حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میری ماں کے لئے ہدایت کی دعا فرمائیں آپ ؐ نے دعا فرمائی ابو ہریرہ ؓ گھر گئے تو دیکھا کہ ان کی ماں غسل کر رہی ہے جب غسل سے فارغ ہوئی تو اس نے کلمہ شہادت پڑھا پس ابو ہریرہ ؓ خوشی سے رونے لگے اور حضور ؐ کو فورا اطلاع دی کہ اللہ نے آپ کی دعا کو قبول فرمالیا۔ (مسلم ج ۱ ص ۱۴۵)

حضرت ابو احمد جحش ؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو احمد بن جحش ؓ کو دیکھا کہ یہ اپنی بہن حضرت ام زینب ؓ بنت جحش ام المومنین کا جنازہ اٹھائے ہوئے تھے' یہ نابینا تھے اور رو رہے تھے (یعنی آنسو جاری تھے) حضرت عمر ؓ نے فرمایا' "اے ابو احمد ؓ تم چارپائی سے ہٹ جاؤ ایسا نہ ہو کہ لوگ تمہیں روند دیں۔" تو ابو احمد ؓ نے کہا' "اے عمر ؓ ! یہ وہی بہن ہے جس کی بدولت ہم نے ہر بھلائی پائی اور یہ چارپائی کا لے چلنا اس حرارت کو جس کو میں محسوس کر رہا ہوں' ٹھنڈا کرے گا" تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا' "اچھا تو چارپائی سے لگے رہو۔" (اخرج ابن سعد ج ۸ ص ۸۰)

ایک حبشی ؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وقودها الناس والحجارة (بقرة رکوع ۳) تلاوت فرمائی اور فرمایا جہنم پر ایک ہزار سال آگ جلائی گئی تو وہ سرخ ہو گئی پھر ایک ہزار سال تک آگ دہکائی گئی' وہ سفید ہو گئی پھر ہزار سال اس میں آگ جلائی گئی' تو وہ سیاہ ہو گئی۔ پس وہ کالی ہے' تاریک ہے' اس کی لپٹ بجھنے والی نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ "آپ ؐ کے سامنے کالے رنگ کا آدمی تھا۔" یہ سن کر اس نے رونے کی آواز نکالی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت تشریف لائے اور پوچھا "یہ رونے والا کون ہے؟" آپ ؓ نے فرمایا حبشہ کا رہنے والا ایک شخص ہے۔ آپ ؐ نے اس کی بھلائی بیان فرمائی' حضرت جبریل ؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' مجھے اپنے عزت و جلال اور بلندی کی قسم! جب کبھی کسی بندہ کی آنکھ دنیا میں میرے خوف سے روئے گی' میں ضرور اسے جنت میں زیادہ سے زیادہ ہنساؤں گا۔ (اخرج البیہقی والاصبہانی کذافی الترغیب ج ۵ ص ۱۹۴)

حضرت اسودؓ کے آنسو

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حبشہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پوچھو' میں جواب دوں گا۔ اس نے عرض کیا' حضرت! اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو صورت اور رنگت اور نبوت کے اعتبار سے تو ہم پر فضیلت دی ہی ہے۔ آپ ﷺ یہ بتائیں اگر میں ان لوگوں کی طرح ایمان لے آؤں اور عمل کروں تو کیا میں جنت آپ کے ساتھ داخل ہو جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا' ہاں! پھر آپ نے فرمایا' "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! حبشی کالے (ایمان والے) کی سفیدی خوبصورتی جنت میں ایک ہزار سال کی مسافت سے نظر آئے گی-----" یہ سن کر وہ حبشی (خوشی سے) رونے لگا اور فوت ہو گیا۔ حضور ﷺ نے اس کو دفن فرمایا۔ (اسد الغابہ ج نمبر ص نمبر)

حضرت صہیبؓ کے آنسو

حضرت ابو بردہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ نیزہ سے زخمی ہوئے تو حضرت صہیبؓ بلند آواز روتے ہوئے متوجہ ہوئے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میرے اوپر روتے ہو؟ حضرت صہیبؓ نے کہا کہ ہاں! آپ نے فرمایا' کیا تمہیں علم نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس پر رویا جاتا ہے' وہ مبتلاء عذاب ہوتا ہے" (ابن سعد ج ۳ ص ۳۶۳)

حضرت عبادہ بن صامتؓ کے آنسو

حضرت عثمان بن ابی سودہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبادہ بن صامتؓ کو دیکھا' وہ مسجد کی فصیل پر سینہ رکھے ہوئے رو رہے تھے' جو وادئی جہنم کی طرف ہے۔ میں نے عرض کیا' اے ابو الولیدؓ کیوں رو رہے ہو؟ فرمایا' یہ وہی جگہ ہے' جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ جہنم کو اسی مقام پر دیکھا ہے۔ (اخرج ابو نعیم ج ۳ ص ۱۱۰)

حضرت معاذ بن جبلؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت معاذؓ کی جب وفات کا وقت قریب آیا تو رونے لگے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو کس چیز نے رلایا ہے؟ فرمایا خدا کی قسم نہ تو میں موت کی گھبراہٹ سے روتا ہوں اور نہ دنیا کے چھوٹ جانے کی وجہ سے' لیکن میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ "دو مٹھیاں ہیں' ایک مٹھی جہنم میں جائے گی اور دوسری جنت میں۔" اور مجھے علم نہیں ہے کہ میں کون سی مٹھی میں ہوں گا۔

(طبرانی کذافی مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۸۷)

دوسرا واقعہ : حضرت معاذؓ بن جبل فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف روانہ فرمایا تو مجھے وصیت کرتے ہوئے دور تک تشریف لائے میں سوار تھا' آپؐ پیدل تھے۔ پھر فرمایا' "اے معاذ بہت ممکن ہے کہ تم مجھ سے میرے اس سال کے بعد نہ مل سکو اور شاید تم میری اس مسجد میں میری قبر پر گزرو گے۔" یہ سن کر حضرت معاذؓ آپ ﷺ کے فراق میں شدت درد سے رو دیئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے مدینہ کی طرف چہرہ مبارک کر کے فرمایا' "لوگوں میں مجھ سے زیادہ قریب' پرہیز گار لوگ ہوں گے جو بھی ہو اور جہاں بھی

ہو۔" (اخرج احمد والہیثمی ج ۹ ص ۲۲)

تیسرا واقعہ : حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ پر گزر ہوا یہ رو رہے تھے۔ ان سے پوچھا، کیوں روتے ہو؟ فرمایا، ایک حدیث ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ "ادنیٰ درجہ کی ریاکاری بھی شرک ہے، اللہ تعالیٰ کو تمام بندوں سے وہ لوگ پسندیدہ ہیں، جو متقی ہوں اور اپنے کو اس قدر چھپاتے ہوں کہ اگر وہ غائب ہو جائیں تو کوئی انہیں تلاش نہ کرے اور اگر موجود ہوں تو کوئی انہیں نہ پہچانے، یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔" (مستدرک ج ۳ ص ۲۷۰، کذا فی الحلیۃ ج ۱ ص ۱۵)

چوتھا واقعہ : حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو سخت رو رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، "اے معاذ! تجھے کس چیز نے رلایا ہے؟" حضرت معاذؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! دروازہ پر ایک جوان ہے، نحیف بدن، صاف کپڑے اور خوبصورت چہرہ والا، وہ ایسے روتا ہے، جیسے ماں اکلوتے بیٹے پر روتی ہے اور آپ کے پاس آنا چاہتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا، "اسکو لے آؤ" وہ حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، "اے جوان! کیوں روتا ہے؟" اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں کیوں نہ روؤں حالانکہ میں گناہوں کی کشتی پر سوار ہوں، اگر میں نے بعض گناہ کو بھی لے گیا تو جہنم میں ڈالا جاؤں گا، یہ کہتا ہوا اور روتا ہوا وہ جنگل کی طرف نکل گیا اور رو رو کر پکارتا رہا، اے میرے مولا! اے میرے مولا! اے میرے رب! میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ الخ۔ (اسد الغابۃ ج ۱ ص ۲۱۰)

پانچواں واقعہ : حسنؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاذؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو وہ رونے لگے۔ ان سے کہا گیا، آپ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں اور آپ تو ان ان صفات کے مالک ہیں، کیا آپ بھی موت کے خوف سے روتے ہیں؟ تو حضرت معاذؓ نے فرمایا، "میں نہ موت کی وجہ سے روتا ہوں اور نہ دنیا کے

چھوٹ جانے پر، بلکہ اس پر روتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دو مٹھی بھر کر ایک جنت میں اور ایک جہنم میں پھینکے گا، نہ معلوم میں کس مٹھی میں ہوں گا" (اسد الغابۃ ج ۴ ص ۳۷۸)

حضرت سعید بن زیدؓ کے آنسو

حضرت زیدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید روئے کسی نے کہا، آپ کو کس چیز نے رلایا ہے؟ فرمایا، اسلام پر روتا ہوں، حضرت عمرؓ کی وفات نے اسلام میں رخنہ پیدا کر دیا ہے، ایسا رخنہ جو قیامت تک نہ بھر سکے گا۔ (اخرج ابن سعد، ج ۳ ص ۳۷۲)

حضرت ثمامہ بن عدیؓ کے آنسو

حضرت ابو اشعب صنعانی فرماتے ہیں کہ صنعاء پر ایک امیر مقرر تھے جن کو ثمامہ بن عدیؓ کہا جاتا تھا، یہ صحابیؓ تھے۔ جب ان کے پاس حضرت عثمانؓ کی وفات کی خبر آئی تو روئے اور فرمایا، یہ وہ وقت ہے کہ خلافت نبوی ﷺ چھین لی گئی اور اب بادشاہت اور جبر باقی رہ گیا، جو کوئی کسی پر غالب آ جائے گا اسے کھائے گا۔ (کنز، ج ۵ ص ۲۷)

حضرت زید بن ثابتؓ کے آنسو

حضرت زید بن علی فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابتؓ حضرت عثمانؓ کے لئے جب ان کے مکان کا محاصرہ کیا گیا تھا، رویا کرتے تھے۔ (اخرج ابن سعد، ج ۳ ص ۸۱)

حضرت ابو عبیدۃ بن الجراحؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت تمیم بن سلمہؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ ملک شام تشریف لائے ان کا استقبال ابو عبیدہؓ نے کیا اور حضرت عمرؓ سے مصافحہ کیا اور ان کا ہاتھ چوما۔ اس کے بعد دونوں تنہائی میں بیٹھ کر رونے لگے۔ (کنز' ج ۵ ص ۵۴)

دوسرا واقعہ : مسلم ابن اکیس کہتے ہیں کہ بعض حضرات نے جو ابو عبیدہؓ کے پاس گئے بیان کیا کہ انہوں نے ابو عبیدہؓ بن الجراح کو روتا ہوا پایا' تو ان سے دریافت کیا کہ آپ کو کس چیز نے رلایا ہے؟ فرمانے لگے میں اس پر روتا ہوں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتوحات کا ذکر فرمایا اور شام کی فتح کی خوشخبری بھی دی اور فرمایا' "اے ابو عبیدہؓ اگر تم کچھ دنوں زندہ رہے تو تیرے لئے تین غلام کافی ہوں گے اور تین گھوڑے کافی ہوں گے۔" لیکن آپ ﷺ کے فرمان کے بعد آج میں اپنے گھروں کو غلاموں سے اور اپنے اصطبل کو گھوڑوں سے بھرا ہوا دیکھتا ہوں' پھر میں حضور ﷺ سے کیسے ملوں گا؟ کیونکہ آپ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ "تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور میرے زیادہ قریب وہ شخص ہو گا' جو مجھ سے اسی حال میں ملے جس حال میں میں اسے چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ (اخرج احمد وابن عساکر کذافی مجمع الزوائد' ج ۱۰ ص ۲۵۳)

حضرت بشیر بن عقربہؓ کے آنسو

حضرت بشیر بن عقربہ جہنیؓ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور آپ ﷺ سے پوچھا کہ میرے باپ کا کیا حال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' "وہ شہید ہو گئے' اس پر خدا کی رحمت ہو۔" یہ سن کر میں رو پڑا۔ آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور اپنے ساتھ سواری پر بٹھایا اور فرمایا کیا تجھے یہ

پسند نہیں کہ میں تیرا باپ ہو جاؤں؟ اور عائشہؓ تیری ماں ہو جائے؟ (طبرانی کذافی المجمع' ج ۸ ص ۱۶۰)

حضرت عمرو بن میمونؒ کے آنسو

حضرت عمرو بن میمونؒ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذؓ تشریف لائے' ہم یمن میں تھے۔ آپ نے فرمایا' "اے اہل ایمان اسلام لاؤ' محفوظ رہو گے میں تمہاری طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد بن کر آیا ہوں۔" راوی کہتے ہیں کہ ان کی محبت میرے دل میں بیٹھ گئی اور میں مرتے دم تک ان کے ساتھ رہا' جب ان کی وفات کا وقت ہوا تو میں رو دیا' حضرت معاذؓ نے فرمایا' کس چیز نے تجھے رلایا؟ میں نے عرض کیا' میں اس علم پر روتا ہوں' جو آپ کے ساتھ چلا جائے گا۔ تو انہوں نے فرمایا' ایمان اور علم قیامت تک ثابت رہے گا۔ (کنز' ج ۷ ص ۸۷)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے آنسو

عوف بن طفیل کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے کسی وجہ سے ابن زبیرؓ سے نہ بولنے کی قسم کھالی حضرت ابن زبیر نے ہر طرح کوشش کی اور سفارشیں لائے' لیکن انہوں نے نہ مانا۔ پھر ایک عرصہ کے بعد حضرت مسعودؓ اور عبدالرحمنؓ کو ساتھ لے کر گئے۔ ان دونوں حضرات نے جا کر اندر داخل ہونے کی اجازت لی۔ ام المومنینؓ نے فرمایا' "آ جاؤ!" انہوں نے کہا' سب آ جائیں۔ فرمایا' "سب آ جاؤ!" جب یہ دونوں داخل ہوئے تو ابن زبیرؓ پردہ کے اندر چلے گئے اور جا کر چمٹ گئے اور انہیں قسمیں دے رہے تھے اور رو رہے تھے' وہ دونوں بھی منت کر رہے تھے اور فضائل اور وعیدیں سنا رہے تھے تاآنکہ حضرت عائشہؓ نے اپنی قسم توڑ دی اور ابن زبیرؓ سے گفتگو فرمائی۔ (الادب المفرد' ص ۵۹)

حضرت طلحہؓ اور زیدؓ کے آنسو

ابن ابی ذباب کہتے ہیں کہ حضرت طلحہؓ اور حضرت زیدؓ لوہار کی بھٹی کے پاس سے گزرے تو وہاں رک کر اس کو دیکھنے لگے اور رونے لگے۔ (التخویف من النار ص ۵۲)

حضرت نبہان کے آنسو

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آیت "والذین اذا فعلو افاحشتہ" کا شان نزول یہ ہے کہ حضرت نبہان کھجوروں کی تلاش میں نکلے اور ایک حسین و جمیل عورت کے پاس آئے اور اس سے کھجوریں خریدیں (اور شیطانی وسوسہ کی وجہ سے) اس کی سرین پر مارا تو اس عورت نے کہا خدا کی قسم تو نے اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت نہیں کی۔ یہ سن کر (خوف سے) اس کے ہاتھوں سے کھجوریں گر گئیں' وہ شخص حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور قصہ بتلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا' "اس سے تو بچ' تو نے مجاہد کی بیوی سے یہ حرکت کی ہے۔" یہ سن کر وہ شخص روتا ہوا اٹھا اور لگاتار دن کو روزے رکھنا اور رات کو قیام کرنا شروع کر دیا۔ جب چوتھا دن ہوا تو آیت مذکورہ نازل ہوئی کہ "جو شخص فعل بد کرے یا اپنے اوپر ظلم کرے تو وہ اللہ کا ذکر کرے اور اپنے گناہوں پر استغفار کرے۔" (اسد الغابتہ' ج ۵ ص ۱۳)

حضرت سعید بن حصین کے آنسو

حضرت علقمہ بن وقاص حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا ہم حج یا عمرہ سے واپس آئے تو انصار کے بچے ملے' انہوں نے سعید کو ان کی بیوی کی موت کی خبر دی تو وہ رونے لگے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا' آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں' آپ بیوی کی موت پر روتے ہیں؟ فرمایا آپ نے سچ کہا' میں حضرت سعد بن معاذؓ کے بعد کسی پر نہ روؤں گا کیونکہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ ان کی موت پر عرش ہل گیا تھا۔ (اسد الغابتہ' ج ۲ ص ۳۰۴)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کے آنسو

حضرت جابرؓ کے پڑوسی کہتے ہیں کہ میں سفر سے واپس آیا تو حضرت جابرؓ میرے پاس تشریف لائے اور سلام کیا' پھر امت میں فتنہ اور پھوٹ کے بارے میں باتیں کرتے رہے' یہاں تک کہ حضرت جابرؓ رو دیئے۔ پھر فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا کہ جو لوگ جس طرح دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں۔ عنقریب لوگ دین سے فوج در فوج نکلیں گے۔ (رواہ احمد' ج ۲۴ ص ۷)

حضرت ثعلبتہ بن زیدؓ کے آنسو

احمد بن یار کہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر چندہ جمع فرمایا' ہر شخص اپنی حیثیت کے مطابق لایا' بعض فقراء صحابہ کرام جو کچھ نہ لا سکے' وہ اس غم میں روئے اور خوب روئے۔ ان رونے والوں میں حضرت ثعلبتہ بن زیدؓ بھی تھے۔ (اسد الغابتہ' ج ۱ ص ۲۴۰)

حضرت حذیفہؓ کے آنسو

حضرت لیث بن ابی سلیم کہتے ہیں کہ جب حضرت حذیفہؓ کی موت کا وقت قریب ہوا تو ان کو شدید گھبراہٹ لاحق ہو گئی اور بہت روئے تو ان سے کہا گیا' آپ کیوں روتے ہیں تو فرمایا' میں دنیا کے چھوٹنے پر نہیں روتا بلکہ موت تو مجھے محبوب ہے بلکہ میں تو اس پر روتا ہوں کہ نہ معلوم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی پر جا رہا ہوں یا رضا مندی پر۔ (اسد الغابۃ' ج ا ص ۳۹۲)

حضرت جابر بن عبداللہؓ کے آنسو

حضرت جابر فرماتے ہیں کہ احد کی لڑائی میں میرے والد شہید کر دیئے گئے اور ان کا مثلہ کیا گیا تھا' جس کی وجہ سے ان کا سر ڈھانپا ہوا تھا' میں یہ کیفیت دیکھ کر رونے لگا اور ساری قوم مجھے رونے سے منع کر رہی تھی۔ لیکن حضور ﷺ نے منع نہ فرمایا' تو فاطمہ بنت عمرو بھی رونے لگ گئیں تو حضور ﷺ نے فرمایا تو روؤ یا نہ روؤ جب سے وہ شہید ہوئے ہیں فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کئے ہوئے ہیں۔ (اسد الغابہ' ج ۳ ص ۲۳۲)

حارث بن ہشامؓ کے آنسو

ابی عقرب کہتے ہیں کہ حضرت حارث بن ہشامؓ مکہ سے جہاد کے لئے نکلے تو سارے اہل مکہ اور تمام لوگ ان کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے جب بطحاء پر پہنچے تو رک گئے اور لوگ بھی ٹھہر گئے اور لوگ رونے لگے' جب حضرت حارثؓ نے ان کو روتے دیکھا تو نرم دل ہو گئے اور رونے لگے۔ پھر فرمایا' اے لوگو! خدا کی قسم میں

نہ تو خواہش نفس سے نکلا ہوں اور نہ ہی میں نے تمہارے شہر پر کسی دوسرے شہر کو فضیلت دی ہے' لیکن خدا کا حکم سمجھ کر نکلا ہوں---- پھر فرمایا اگر مکہ کے سارے پہاڑ سونا بن جائیں اور ہم ان کو اللہ کے راستے میں خرچ کر دیں تو وہ سارا' راہ خدا کے ایک دن کے برابر نہیں ہو سکتا۔ پھر شام کی طرف تشریف لے گئے اور شہید ہوئے۔ (اسد الغابۃ' ج ا ص ۳۵۲)

حضرت ابو موسیٰؓ کے آنسو

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بصرہ میں لوگوں سے خطاب کیا اور اپنے خطبہ میں جہنم کا ذکر کیا تو رو پڑے یہاں تک ان کے آنسو منبر پر گرتے رہے۔ بکر مزنی فرماتے ہیں کہ اس دن لوگ بھی بہت کثرت سے روئے۔ (التخویف من النار ص ۶۳)

حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کے آنسو

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن حذافہ ایک لشکر لے کر روم کی طرف تشریف لے گئے ان کو طاغیتہ سے گرفتار کر لیا اور کہا یا تو عیسائی بن جاؤ ورنہ ہم دیگ میں ڈال کر جلا دیں گے تو حضرت عبداللہ نے انکار کیا تو انہوں نے دیگ منگوا کر تیل سے بھر کر آگ پر گرم کیا تو ان کے ایک ساتھی کو عیسائیت قبول نہ کرنے کے جرم میں ڈال دیا جس کا گوشت اس کی ہڈیوں سے جدا ہو گیا۔ بادشاہ نے کہا عیسائیت قبول کرو ورنہ تجھے بھی ڈال دیں گے حضرت عبداللہ نے انکار کر دیا۔ بادشاہ نے کہا اس کو لئے جاؤ اور اگر یہ ڈر جائے تو واپس لے آنا (راستے میں) حضرت عبداللہ رو پڑے تو انہوں نے کہا اس کو واپس لے چلو کیونکہ یہ ڈر گیا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں خوف کی وجہ سے نہیں بلکہ میں تو اس لئے روتا ہوں کہ جان ایک ہے کاش کہ میرے جسم کے بالوں کے عدد کے برابر جانیں ہوتیں تو

میں سب کو باری باری قربان کرتا۔ یہ بات بادشاہ کو عجیب لگی اس نے ان کو چھوڑ دیا۔ (اسد الغابتہ ج ۳ ص ۱۴۳)

ایک جوان کے آنسو

نقل کیا گیا ہے کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ایک جوان روتا ہوا آیا۔ حضورؐ نے پوچھا اے جوان کیوں روتے ہو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا والد فوت ہو گیا ہے نہ ہمارے پاس اس کا کفن ہے اور نہ غسل دینے والا۔ تو حضورؐ نے حضرت شیخینؓ کو حکم دیا۔ دونوں میت کے پاس گئے جا کر دیکھا تو وہ کالے خنزیر کی طرح تھا یہ دونوں حضرات لوٹ آئے اور آکر آپؐ کو اطلاع دی آپؐ نے جا کر میت کے لئے دعا کی اس کی صورت صحیح ہو گئی پھر جب دفن کا ارادہ کیا تو وہ میت پھر خنزیر کی طرح ہو گئی یہ دیکھ کر آپؐ نے پوچھا اے جوان تیرا والد کیا عمل کرتا تھا اس نے کہا نماز چھوڑ دیتا تھا۔ (مشکوٰۃ الانوار عن درۃ الناصحین ج ۱ ص ۳۰۷) (یہ حکایت موضوع قسم کی معلوم ہوتی ہے کیونکہ حضورؐ کے زمانے میں ایسے شخص کا پایا جانا ناممکن ہے۔ مولف)

حضرت عمارؓ کے آنسو

حضرت خالد بن ولیدؓ کہتے ہیں کہ مجھ میں اور حضرت عمارؓ میں کچھ بات بڑھ گئی میں نے ان کو سخت الفاظ کہہ دیئے تو حضرت عمارؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر شکایت کی۔ تو خالد بھی آگئے اور وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کرنے لگے اور وہ کلام میں زیادہ سخت ہوتے جا رہے تھے حضورؐ خاموش ہو کر سن رہے تھے حضرت عمارؓ رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ خالد سختی سے بات کر رہے ہیں تو آپؐ نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا جو شخص عمار

سے دشمنی رکھے اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی رکھے گا اور جو شخص عمار سے بغض رکھے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا حضرت خالدؓ کہتے ہیں کہ میں اس مجلس سے نکلا تو مجھے یہ بات پسند تھی کہ عمارؓ کو راضی کر لوں پھر میں ان سے ملا ان سے گفتگو کی یہاں تک کہ وہ راضی ہو گئے۔ (اسد الغابتہ ج ۴ ص ۴۵)

حضرت دحیہ کلبیؓ کے آنسو

حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ دحیہ کلبی کافر بادشاہوں میں سے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ وہ اسلام لے آئیں کیونکہ ان کے ماتحت سات سو خاندان تھے اور ان کے لئے دعا بھی فرمایا کرتے تھے (اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی دعا قبول فرمائی) جب دحیہ کلبیؓ نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی۔ آپؐ کی طرف کہ ہم نے دحیہ کے دل کو اسلام سے مزین کر دیا وہ ابھی آپ کے پاس آنے والا ہے جب حضرت دحیہ مسجد میں داخل ہوئے تو حضورؐ نے اپنے جسم مبارک سے چادر اتار کر بچھائی اور اس پر بیٹھنے کا اشارہ کیا جب دحیہؓ نے آپؐ کی تعظیم و تکریم کو دیکھا تو رو دیئے اور چادر اٹھا کر اس کو چوما اور آنکھوں سے لگایا پھر اسلام کے بارے سوالات کئے اور اسلام میں داخل ہو گئے۔ (درۃ الناصحین ج ۲ ص ۱۴)

حضرت مغیثؓ کے آنسو

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت بریرہؓ کے خاوند ایک غلام تھے جس کو مغیث کہا جاتا تھا حضرت بریرہؓ نے ان کو آزاد کرنے کی وجہ سے علیحدگی اختیار کر لی تھی اس پر حضرت مغیث حسرت وافسوس کرنے لگے۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں گویا وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ حضرت مغیث گلی کوچوں میں حضرت بریرہؓ کے پیچھے پیچھے چکر لگاتے اور روتے تھے اُن کے آنسو

ان کی داڑھی پر بہا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت مغیث کی محبت دیکھو اور بریرہ کی نفرت دیکھو۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا اے بریرہ اس سے دوبارہ شادی کر لو۔ تو حضرت بریرۃ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ کا حکم ہو تو میں حاضر ہوں اور اگر سفارش کریں یا مشورہ دیں تو مجھے مغیث کی کوئی ضرورت نہیں۔ (اسد الغابۃ ج ۴ ص ۴۰۵)

ایک دانا سے پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے ہم علم کو سنتے ہیں مگر اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے فرمایا پانچ وجہ ہیں پہلی یہ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر انعام فرمایا ہے تم نے اس کا شکر ادا نہیں کیا دوسری یہ کہ جب تم گناہ کرتے ہو تو اس پر استغفار نہیں کرتے تیسری یہ کہ اپنے علم پر عمل نہیں کرتے چوتھی یہ کہ تم اچھے لوگوں کے پاس بیٹھتے ہو مگر ان کی پیروی نہیں کرتے پانچویں یہ کہ اپنے ہاتھوں سے میت کو دفن کرتے ہو مگر عبرت حاصل نہیں کرتے۔ (تنبیہ الغافلین ص ۳۹۴)

عوام بن حوشب ؒ سے منقول ہے کہ چار باتیں ہیں جو گناہ کرنے کے بعد گناہ سے بھی بدتر ہو جاتی ہیں۔ ۱ گناہ کو حقیر اور چھوٹا جاننا۔ ۲ اس پر خوش ہونا ۳ اس پر اصرار کرنا ۴ اس پر اترانا۔

(تنبیہ الغافلین ص ۳۹۲)

حضرت ثابتؓ کے آنسو

حضرت فاطمہؓ نے فرمایا اے انسانوں کیا تمہارے نفوس نے یہ گوارہ کر لیا کہ تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹی میں دفن کر کے لوٹ آئے؟ حماد راوی کہتے ہیں کہ حضرت ثابتؓ جب بھی اس حدیث کو بیان فرماتے تو اس قدر روتے کہ ان کی پسلیاں روتے روتے ایک دوسری پر چڑھ جاتیں۔ (البدایۃ ج ۵ ص ۲۸۳)

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت قیس بن ابی حازمؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اپنی بیوی کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے کہ رو پڑے اور ان کی بیوی بھی رونے لگی حضرت عبداللہؓ نے پوچھا تجھے کس چیز نے رلایا؟ بیوی نے کہا میں نے آپ کو روتا دیکھا میں بھی رو پڑی، حضرت عبداللہؓ نے فرمایا مجھے تو اللہ تعالیٰ کا یہ قول وان منکم الا واردھا یاد آگیا تھا (ترجمہ) ہر ایک کو تم میں پل صراط پر سے گزرنا ہے، اب میں نہیں جانتا کہ اس سے نجات پاؤنگا یا نہیں۔ (اخرج عبدالرزاق کذافی تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۳۲)

دوسرا واقعہ : حضرت عروۃ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موتہ کے لشکر کا امیر زید بن حارثہ کو بنایا اور فرمایا اگر یہ شہید ہو جائیں تو جعفرؓ کو امیر بنا لینا اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہ بن رواحہ کو امیر بنا لینا۔ پھر قافلہ نے تیاری کی اور لوگ لشکر کو شہر سے باہر تک رخصت کر کے آئے جب حضرت عبداللہ کو الوداع کہا گیا تو وہ رو پڑے۔ لوگوں نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا۔ دنیا کی محبت کی وجہ سے نہیں روتا بلکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک آیت سنی تھی کہ تم میں سے ہر ایک کو جہنم سے گزرنا ہو گا۔ نہ معلوم کامیابی ہو گی یا نہ ہو

گی۔ (اسد الغابۃ ج ۳ ص ۱۵۸)

حضرت امیر معاویہؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : اصبحیؒ فرماتے ہیں کہ جب معاویہؓ نے یہ حدیث سنی کہ قاری اور سخی اور مجاہد فی سبیل اللہ کو بھی حساب کے بعد جہنم میں ڈالا جائے گا جب کہ ان کا یہ عمل اخلاص سے خالی ہو گا تو اس قدر روئے کہ لوگوں نے گمان کر لیا کہ وہ ہلاک ہو گئے۔ (حیاۃ الصحابۃ ج ۳ ص ۵۲)

دوسرا واقعہ : علا بن ابی حکم نے بیان کیا کہ حضرت معاویہؓ کے پاس ایک شخص آیا اور حضرت ابو ہریرۃؓ کے واسطہ سے یہ حدیث سنائی یہ قاری اور سخی اور شہید سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا جب ان لوگوں سے ایسا کیا جائے گا تو باقی لوگوں کا کیا حال ہو گا اس کے بعد بہت روئے یہاں تک کہ ہمارا گمان ہوا کہ وہ ہلاک ہو جائیں گے اور ہم نے اپنے دل میں کہا یہ آدمی تو شرارت لے کر آیا ہے پھر جب حضرت معاویہؓ ہوش میں آئے تو اپنا چہرہ صاف کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے سچ فرمایا۔ (رواہ الترمذی کذافی الترغیب ج ۱ ص ۲۸)

تیسرا واقعہ : علامہ ابن کثیرؒ کہتے ہیں کہ جب حضرت معاویہؓ کو حضرت علیؓ کے قتل کی خبر ملی تو روئے ان کی بیوی نے کہا اب کیوں روتے ہو؟ ان کی زندگی میں تو ان سے لڑتے تھے؟ فرمایا تمہیں پتہ نہیں کہ آج لوگ کتنے علم اور فضل اور فقیہ سے محروم ہو گئے۔ (البدایۃ ج ۸ ص ۱۳۰)

چوتھا واقعہ : حضرت معاویہؓ نے بڑے اصرار سے ضرار صدائی سے کہا کہ حضرت علیؓ کے اوصاف بیان کرو تو ضرار نے بڑے بلیغ انداز میں اوصاف بیان کئے حضرت معاویہؓ سنتے رہے اور آخر میں رو پڑے اور فرمایا کہ اللہ ابو الحسنؓ (علیؓ) پر

رحم کرے خدا کی قسم وہ ایسے ہی تھے۔ (الاستقاب ج ۳ ص ۴۳)

فقیہ ابو اللیث السمرقندیؒ اپنی سند کے ساتھ حضرت زید بن میسرہؒ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں ہر دانا کا کلام قبول نہیں کرتا اس کی اغراض و افکار کو دیکھتا ہوں اگر اسے میری رضا مقصود ہو تو اس کی خاموشی کو فکر اور اس کے کلام کو ذکر بنا دیتا ہوں گو وہ کلام نہ کرے۔

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کلام کرتا ہے جس میں لوگوں کی ناراضگی ہوتی ہے مگر اس کی نیت خیر ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے قلوب میں اس کی جانب سے عذر ڈال دیتے ہیں جس سے وہ خود ہی کہنے لگتے ہیں کہ اس کا مقصد تو خیر ہی تھا اور کبھی ایک آدمی کلام بہت عمدہ کرتا ہے مگر نیت ٹھیک نہیں ہوتی تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے قلوب میں ڈال دیتے ہیں جس سے وہ کہنے لگتے ہیں کہ اس شخص کو خیر مقصود نہیں ہے۔

عون بن عبداللہؒ فرماتے ہیں کہ اہل خیر حضرات ایک دوسرے کی طرف تین کلمات لکھ کر بھیجا کرتے تھے ۱ جو آخرت کے لئے عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی کفالت فرماتے ہیں ۲ جو اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کو درست فرما دیتے ہیں ۳ جو اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے درست کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ اس کا معاملہ درست فرما دیتے ہیں۔

حضرت مصعب بن مسعودؓ کے آنسو

حضرت مصعبؓ فرماتے ہیں کہ میرے باپ کا سر میری گود میں تھا اور وہ موت و حیات کی کشمکش میں تھے میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے میرے باپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا میری وجہ سے روتے ہو میں نے عرض کیا ہاں' فرمایا مجھ پر نہ روؤ' اللہ تعالیٰ مجھ کو سزا نہیں دے گا میں اہل جنت سے ہوں بے شک اللہ تعالیٰ مومنین کو ان کی نیکیوں کا بدلا ضرور دے گا۔ (اخرج ابن سعد ج ۳ ص ۱۴۷)

حضرت عمرو بن عاصؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : ابن شماسہ کہتے ہیں کہ ہم موت کے وقت حضرت عمرو بن عاصؓ کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیا اور بہت دیر تک روتے رہے ان کے بیٹے نے کہا آپ موت کے خوف سے روتے ہیں؟ فرمایا خدا کی قسم میں موت سے گھبرا کر نہیں روتا بلکہ ان حالات سے روتا ہوں جو موت کے بعد پیش آئیں گے بے شک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسلام سے قبل میری ناپسندیدہ شخصیت تھی لیکن اسلام کے بعد آپؐ سے زیادہ کوئی مجھے محبوب نہ تھا پھر آپؐ کے بعد ہم نے بہت سے ارتکاب کئے میں نہیں جانتا میں ان میں کیسا رہا پس جب میری وفات ہو جائے مجھ پر نہ کوئی روئے اور نہ میری تعریف کرے بلکہ فوراً دفن کر دینا۔
(اخرج ابن سعد ج ۴ ص ۲۵۸)

دوسرا واقعہ : عبدالرحمن بن شماسہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمرو کی وفات کا وقت قریب آیا تو رونے لگے ان سے عرض کیا گیا آپ موت کے خوف سے روتے ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ موت کے بعد والے حالات سے روتا ہوں۔ تو حضرت عمرو بن عاص نے فرمایا اصل بات تو آپ نے بتائی ہی نہیں کہ میں نے کلمہ شہادت پڑھا ہوا

ہے پھر فرمایا میری زندگی کے تین دور گزرے ہیں ایک دور اسلام کی دشمنی کا اگر میں اس زمانہ میں مرجاتا تو جہنم میں جاتا دوسرا دور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اگر میں اس زمانہ میں فوت ہو جاتا تو جنت میں جاتا تیسرا دور حکمرانی کا اب پتہ نہیں یہ دور میرے حق میں رہے گا یا میرے خلاف پڑے گا۔ (اسد الغابۃ ج ۴ ص)

حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کے آنسو

حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہؓ قرآن شریف کو لے لیتے اور اس کو اپنے چہرہ پر رکھتے اور روتے اور کہتے جاتے یہ میرے رب کا کلام ہے یہ میرے رب کی کتاب ہے۔ (مستدرک ج ۳ ص ۲۴۳)

صحابہؓ کی فضیلت

(۱) حضورؐ نے فرمایا کہ میرے صحابہؓ میری امت کے لئے امن و سلامتی کا باعث ہیں۔ (مشکوٰۃ از مسلم)

(۲) حضورؐ نے فرمایا کہ اس مسلمان کو (دوزخ) کی آگ نہ چھوئے گی جس نے مجھ کو دیکھا ہو۔ (مشکوٰۃ از ترمذی)

(۳) حضورؐ نے فرمایا کہ میرے صحابہؓ کی تعظیم کرو کیونکہ وہ تمہارے بزرگ ترین لوگ ہیں۔ (مشکوٰۃ از نسائی)

(۴) حضورؐ نے فرمایا جو میرے صحابہؓ کو دوست رکھتا ہے وہ میری وجہ سے ان کو دوست رکھتا ہے۔ اور جو شخص ان سے دشمنی رکھتا ہے وہ مجھ سے دشمنی رکھنے کے سبب ان کو دشمن رکھتا ہے۔ (مشکوٰۃ از ترمذی)

(۵) حضورؐ نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے تم جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ (مشکوٰۃ از رزین)

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ فرماتے ہیں ہم چند افراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوتے تھے کہ شاید آپؐ کو کوئی ضرورت پیش آئے میں آپؐ کے پاس آیا آپؐ مکان سے باہر ایک باغ کی طرف تشریف لے گئے میں بھی آپؐ کے پیچھے ہو لیا آپؐ نے اس باغ میں نماز پڑھی اور سجدہ کیا اور بہت طویل سجدہ کیا میں رونے لگا میں نے اپنے جی میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی روح قبض کرلی، پھر آپؐ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور فرمایا تجھے کیا ہو گیا؟ میں نے عرض کیا میں تو یہ سمجھ رہا تھا آپؐ نے فرمایا میں نے اپنے رب کا شکریہ ادا کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کی امت سے جو ایک مرتبہ آپؐ پر درود پڑھے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کرونگا۔ (اخرج ابو یعلی و ابن الدنیا)

دوسرا واقعہ : حضرت ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عوفؓ شہید ہو گئے وہ مجھ سے کہیں بہتر اور افضل تھے ان کو کفن میں ایک چادر میسر آئی اگر سر چھپایا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں چھپائے جاتے تو سر کھل جاتا اور حضرت حمزہؓ مجھ سے بہتر تھے وہ بھی شہید ہو گئے اس کے بعد ہمیں دنیا میں وسعت دی گئی اب ہمیں یہ خطرہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ہماری نیکیوں کا بدلا ہم کو جلدی یہیں دے دیا جائے پھر انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔ (رواہ البخاری ص ۵۷ کذانی الحلیتہ ج ۱ ص ۱۰۰)

تیسرا واقعہ : حضرت نوفل کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ ہمارے پاس بیٹھا کرتے تھے اور بہترین جلیس تھے ایک روز وہ تشریف لائے اور ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ جس میں روٹی اور گوشت تھا لایا گیا تو حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے رونا شروع کر دیا اور فرمایا میں کیوں نہ روؤں حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے آپؐ نے اور آپؐ کے گھر والوں نے کبھی جو کی روٹی سے بھی پیٹ نہیں بھرا۔

(رواہ الترمذی کذانی الاصابتہ ج ۲ ص ۱۴۷ و کذانی الحلیتہ ج ۱ ص ۹۹)

حضرت عبداللہ بن رواحتہ اور حضرت حسان بن ثابتؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : ابوالحسنؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اور حضرت حسان بن ثابتؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے جب سورۃ والشعرا یتبعھم الغاون (الایتہ) ترجمہ شاعروں کی راہ میں تو بے راہ لوگ چلا کرتے ہیں وہ ہر میدان میں حیران پھرا کرتے ہیں وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ ہاں وہ لوگ جو ایمان لائے وہ اپنے (اشعار میں) کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں (مستدرک للحاکم ج ۳ ص ۴۸۸)

حضرت ابو ہاشمؓ بن عتبہ کے آنسو

حضرت ابو وائلؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ، ابو ہاشمؓ کی عیادت کے لئے تشریف لائے، وہ رو رہے تھے۔ حضرت معاویہ نے فرمایا "اے ماموں کس تکلیف کی وجہ سے رو رہے ہو یا دنیا کے لالچ کی وجہ سے؟" فرمایا "یہ دونوں باتیں نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک وعدہ کیا تھا، لیکن میں اس کو پورا نہ کر سکا۔" پوچھا، آپ نے کیا عہد کیا تھا۔ کہا آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ "تمام مال سے ایک خادم اور ایک سواری جہاد کے لئے کافی ہے۔ آج میں نے بہت کچھ جوڑ رکھا ہے، اس پر روتا ہوں۔" جب ان کی وفات ہوئی تو ان کا ترکہ جمع کیا گیا، تو اس کی کل قیمت تیس درہم تھی اور میرا خیال یہ ہے کہ اس میں بڑا پیالہ بھی تھا، جس میں وہ آٹا گوندھتے تھے اور اسی میں کھاتے بھی تھے۔ (رواہ الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و ابن حبان کذانی الترغیب ج ۵ ص ۱۸۴)

حضرت بلال ؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت ام المومنین ام سلمۃ ؓ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کی وفات کی وجہ سے ہم پر رنج و مصیبت کے پہاڑ ٹوٹے ہوئے تھے، اچانک ہم نے کدالوں کی آواز صبح ہی صبح سنی تو ہمارے رنج میں اور اضافہ ہو گیا۔ ادھر حضرت بلال ؓ نے فجر کی اذان دی جب "اشہد ان محمد رسول اللہ" کہا تو رو پڑے اور پھوٹ پھوٹ کر روئے، جس سے ہمارا غم اور تازہ ہو گیا۔ (البدایہ ج ۵ ص ۲۷۱)

دوسرا واقعہ : حضرت بلال ؓ نے ایک مرتبہ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" "اے بلال! یہ کیا ظلم ہے ہم سے ملنے نہیں آتے؟" حضرت بلال ؓ پریشان ہو کر بیدار ہوئے اور سامان سفر باندھ کر سفر شروع کیا۔ مدینے پہنچ کر قبر مبارک پر حاضر ہوئے اور دیر تک روتے رہے۔ (اسد الغابۃ، ج ۱ ص ۲۰۸)

حضرت انس بن مالک ؓ کے آنسو

حضرت مثنیٰ بن سعید ؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ کوئی رات ایسی نہیں گزرتی، جس میں میں نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کرتا ہوں اور پھر رو دیئے (ابن سعد، ج ۷ ص ۲۰)

حضرت اسامہ ؓ کے آنسو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ ؓ کو اہل ابنی پر صبح ہی صبح یلغار کرنے اور ان کے گھروں کو جلا دینے کا حکم دے کر ایک لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا اس کے فوراً بعد آپ ﷺ بیمار ہو گئے۔ یہ لشکر ایک جگہ جمع ہو گیا۔ آپ ﷺ بار بار فرماتے، "اسامۃ ؓ کے لشکر کو روانہ کرو! اسامۃ ؓ کے لشکر کو روانہ کرو!" ایک دن حضرت اسامۃ ؓ آپ کی عیادت کے لئے آئے اور ان کی دونوں آنکھوں سے آنسو

بہہ رہے تھے اور آپ ﷺ کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ آپ ﷺ گفتگو نہیں فرما سکتے تھے۔ آپ ﷺ اپنے ہاتھ مبارک آسمان کی طرف اٹھاتے اور حضرت اسامۃ ؓ پر پھیر دیتے۔ (اخرج ابن عساکر، ج ۱ ص ۱۴۰)

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چار چیزیں ہیں جو روزہ کو ختم کرتی ہیں وضو کو توڑتی ہیں عمل کو ضائع کرتی ہیں غیبت، جھوٹ، چغلی، اور ایسی عورت کے مواقع حسن کو دیکھنا جس کی طرف دیکھنا جائز نہیں یہ چیزیں برائی کی جڑوں کو یوں سیراب کرتی ہیں جیسے پانی پودے کی جڑوں کو سیراب کرتا ہے اور شراب پینا ان سب سے بڑھ کر ہے حضرت کعب احبار ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے انبیائے سابقین علیہم السلام کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ جو شخص غیبت سے توبہ کر کے مرتا ہے وہ جنت میں سب سے آخر میں داخل ہو گا اور جو بلا توبہ یونہی مرگیا وہ دوزخ میں سب سے پہلے داخل ہو گا۔

حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص تیرے پاس کسی کی بات نقل کرتا ہے یقین کر لے کہ وہ تیری بات کسی اور کے پاس نقل کرے گا۔

وہب بن منبہ ؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص تیری تعریف میں ایسی بات کہے جو تجھ میں نہیں ہے تو مطمئن نہ ہو کہ وہ تیری مذمت میں بھی ایسی بات کہے گا جو تجھ میں نہیں۔

حضرت ابو لیلیٰؓ اور حضرت عبداللہ بن مغفلؓ کے آنسو

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ یامین نضریؓ حضرت ابو لیلیٰؓ اور حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے ملے وہ دونوں رو رہے تھے۔ انہوں نے پوچھا' تم کیوں رو رہے ہو؟ فرمایا کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس لئے گئے تھے کہ وہ ہمیں سواری دیں گے اور ہم جہاد کے لئے جائیں گے۔ لیکن آپ کے پاس سواریاں نہیں تھیں اور ہم میں خریدنے کی طاقت نہیں۔ (البدایۃ' ج ۵ ص ۵)

حضرت کعبؓ کے آنسو

حضرت کعبؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ جب میں اور میرے دو ساتھی غزوۂ تبوک سے بلاء عذر پیچھے رہ گئے تو حضور صلی اللہ نے اعلان کروا دیا کہ ہم سے کوئی بات نہ کرے اور ہماری بیویوں سے ہمیں علیحدہ کروا دیا تو خدا کی قسم زمین باوجود اپنی وسعت کے ہم پر تنگ ہو گئی۔ ہر شخص اجنبی بن گیا' حتیٰ کہ سلام تک کا جواب بھی کوئی نہ دیتا تھا۔ یک دن میں حضرت قتادہؓ کے باغ کی دیوار پر چڑھ گیا' وہ میرے چچا کے بیٹے تھے اور مجھے سب سے زیادہ محبوب تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ خدا کی قسم! انہوں نے مجھے سلام کا جواب بھی نہ دیا۔ پھر میں نے قسم دے کر سوال کیا کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں کرتا؟ وہ خاموش رہے' میں نے پھر دوبارہ یہی سوال کیا۔ وہ پھر بھی خاموش رہے' میں نے پھر سہ بار قسم دے کر سوال کیا تو انہوں نے کہا' اللہ اور اس رسول ﷺ زیادہ جانتا ہے۔ میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے' میں واپس آگیا۔ (اخرج الطبرانی و کذا قال الہیثمی' ج ۵ ص ۲۷۹)

حضرت ابی بن کعبؓ کے آنسو

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے سورہ "لم یکن الذین" سناؤں تو حضرت

ابیؓ نے عرض کیا' اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر کہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' "ہاں!" تو حضرت ابیؓ بن کعب خوشی سے رونے لگے۔ (اسد الغابۃ' ج ا ص ۴۹)

حضرت ابو قحافہؓ کے آنسو

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ سنہ ۸ھ کو حضرت عمرؓ کو نائب بنا کر خود عمرہ کے لئے تشریف لے گئے اور چاشت کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے' ان کے والد ابو قحافہؓ اپنے گھر کے دروازہ پر چند نوجوانوں کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ ان سے کہا گیا' آپ کے صاحب زادہ آگئے۔ یہ سن کر ابو قحافہؓ کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ فرما رہے تھے' ابا جان! آپ کھڑے نہ ہوں اور جلدی سے اونٹنی سے اترے' اپنے والد کو سینے سے چمٹایا اور ان کی پیشانی چوم لی۔ ابو قحافہؓ نے ان کی آمد کی خوشی میں رونا شروع کر دیا (یعنی خوشی کے آنسو جاری ہو گئے)۔

(ابن سعد' ج ۳ ص ۱۳)

حضرت محمد بن مسلمہؓ کے آنسو

حضرت عمیر بن سلمہؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ دوپہر کو ایک درخت کے سایہ میں قیلولہ فرما رہے تھے۔ اچانک ایک دیہاتی عورت آپ کے پاس آئی اور کہا میں مسکین ہوں میرے کئی بچے ہیں اور امیر المومنین نے حضرت محمد بن مسلمہؓ کو زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجا تھا' انہوں نے ہم کو کچھ نہیں دیا۔ اللہ آپ پر رحم کرے اگر آپ میرے لئے حضرت عمرؓ کے پاس سفارش کر دیں۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے یرفاءؓ کو آواز دی کہ محمد بن مسلمہؓ کو بلاؤ' یہ سن کر عورت نے کہا کہ میری حاجت کی کامیابی اس میں ہے کہ آپ میرے ساتھ عمرؓ کے پاس چلو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا' انشاء اللہ ایسا بھی ہو جائے گا۔ ادھر محمد بن مسلمہؓ پیغام سن کر حاضر ہوئے اور کہا' السلام علیکم یا امیر المومنین! یہ دیکھ کر عورت حضرت عمرؓ سے پرے ہٹ گئی

حضرت عمرؓ نے محمد بن مسلمہؓ سے فرمایا' میں اس امر میں کوتاہی نہیں کرتا کہ تم میں سے بھلے کو جانتا ہوں' جب خدا تم سے اس عورت کے بارے میں پوچھے گا تو کیا کہو گے؟ یہ سن کر محمد بن مسلمہؓ کی دونوں آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔
(اخرج ابو عبید فی الاموال کذافی الکنز' ج ۳ ص ۳۱۹)

حضرت خباب ابن ارتؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت طارق بن شہابؓ فرماتے ہیں کہ چند صحابہ کرامؓ حضرت خبابؓ کی عیادت کے لئے گئے اور ان سے کہا' تمہارے بھائی تمہیں مبارک ہوں (یعنی کل ان صحابہ کرامؓ کے پاس جاؤ گے جو دنیا سے جا چکے)۔ یہ سن کر حضرت خبابؓ رو پڑے اور کہنے لگے کہ مجھے موت سے کوئی گھبراہٹ نہیں' لیکن تم نے میرے لئے ایک قوم کی یاد تازہ کردی۔ (اخرج ابو نعیم' ج ا ص ۱۴۵)

دوسرا واقعہ : عیادت کرنے والوں سے حضرت خبابؓ نے فرمایا' ایک زمانہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں ایک روپیہ کا بھی مالک نہیں تھا۔ اب میری کوٹھری کے ایک کونہ میں چالیس ہزار درہم پڑے رہتے ہیں۔ اس کے بعد ان کا کفن لایا گیا' جب اسے دیکھا تو روئے اور فرمایا کہ حضرت حمزہ کو تو کفن بھی پورا میسر نہیں تھا' صرف ایک چادر تھی۔ (اخرج ابو نعیم' ج ا ص ۱۴۵)

تیسرا واقعہ : حضرت خبابؓ نے دین کی خاطر بڑی تکالیف برداشت کیں' انگاروں پر ان کو لٹایا جاتا تھا اور سخت سے سخت مصائب اٹھائے۔ لیکن جب اسلام کو ترقی ہوئی تو پھر اس پر رویا کرتے تھے کہ کہیں ہماری تکالیف کا بدلہ دنیا ہی میں تو نہیں مل گیا؟ (فضائل اعمال' ص ۱۹ اسد الغابہ)

حضرت سلمانؓ فارسی کے آنسو

پہلا واقعہ : ابو سفیان کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت سلمانؓ کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو حضرت سلمانؓ رو پڑے' حضرت سعدؓ نے عرض کیا' آپ کیوں روتے ہو؟ آپ اپنے ساتھیوں سے ملو گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر پر اترو گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس حال میں گئے کہ تم سے راضی تھے' حضرت سلمانؓ نے فرمایا کہ موت سے گھبرا کر نہیں روتا اور نہ دنیا کی لالچ کی وجہ سے' لیکن آپ ﷺ نے ہم سے ایک عہد لیا تھا' میں اس کو پورا نہ کرسکا۔ وہ عہد یہ تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم میں سے ہر ایک کی گزر اوقات دنیا سے اتنی ہونی چاہئے' جتنی کہ سوار کی زاد راہ ہوتی ہے' یہ دیکھئے میرے ارد گرد یہ کالے سانپ جمع ہیں (یعنی دنیا کا سازو سامان) ان کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ جن کو حضرت سلمانؓ سانپ فرما رہے تھے' ان میں ایک کپڑے دھونے کا برتن تھا' ایک پیالہ اور ایک لوٹا تھا۔ (اخرج ابو نعیم فی حلیتہ والحاکم کذافی الترغیب' ج ۵ ص ۱۲۷۔ وکذافی الکنز' ج ۲ ص ۱۴۷)

دوسرا واقعہ : حضرت سلمانؓ فارسی فرماتے ہیں کہ میں ہدایت کی تلاش میں شہر در شہر' ملک در ملک پھرا' یہود اور نصاریٰ کے احبار اور رہبانوں کے پاس گیا۔ لیکن مقصود حاصل نہ ہوا۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ایک کھجوروں والی زمین ہے' اس جگہ خدائے تعالیٰ کے آخری نبی آئیں گے' آپ وہاں چلے جائیں' کہتے ہیں کہ میں ایک قافلہ والوں کے ساتھ چلا' انہوں نے مجھے غلام بنا کر بیچ دیا۔ میں اپنے آقا کے باغ میں کام کر رہا تھا اور کھجور پر چڑھا ہوا تھا۔ میرے آقا کے چچا کا بیٹا آیا اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ فلاں قبیلہ کو ہلاک کرے۔ میں ابھی ان سے گزر کر آرہا ہوں۔ وہ ایک شخص کے ارد گرد جمع ہیں' جو مکہ سے آیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ وہ نبی ﷺ ہے۔ فرماتے ہیں' خدا کی قسم! جب میں نے یہ بات سنی تو مجھ پر خوشی چھا گئی

اور میں کھجور سمیت حرکت میں آگیا' قریب تھا کہ میں گر پڑتا اور میں تیزی سے اترا اور میں نے آتے ہی کہا کیا بات ہے؟ اس نے میرے ایک تھپڑ مارا اور کہا جا تو اپنا کام کر۔

فرماتے ہیں کہ میں اپنے کام پر چلا گیا۔ جب شام ہوئی تو میں نے کھجوریں جمع کیں اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (کیونکہ میں نے سن رکھا تھا کہ وہ نبی اللہ ھدیہ قبول کرتے ہیں' صدقہ نہیں کھاتے اور ان کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہے) اور عرض کیا' میں نے سنا ہے کہ آپ نیک سیرت انسان ہیں اور آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی ہیں' جو حاجت مند ہیں۔ اس لئے یہ صدقہ ہے یہ کہہ کر میں نے پیش کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے اس کو ہاتھ نہیں لگایا' صحابہؓ سے فرمایا' کھاؤ! انہوں نے کھالیا۔ میں نے اپنے دل میں یہ بات کہی کہ ایک نشانی پوری ہو گئی۔

پھر میں لوٹ آیا اور کچھ جمع کر کے چند روز بعد حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا' میں آپ لوگوں سے محبت کرتا ہوں اور ھدیہ لے کر حاضر ہوا ہوں۔ یہ صدقہ نہیں ہے۔ تو حضور ﷺ نے اس سے تناول فرمایا اور صحابہؓ نے بھی کھایا۔ میں نے کہا' یہ دو نشانیاں ہو گئیں۔ پھر میں لوٹ آیا اور ایک موقع پر حضور ﷺ ایک جنازہ کے ساتھ قبرستان تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کے ارد گرد آپکے ساتھی تھے۔ میں نے سلام کیا اور دائیں بائیں گھومنے لگا' تاکہ مہر نبوت دیکھوں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ارادے کو جان لیا اور اپنی چادر مبارک کو کندھے سے اتار دیا' میں نے مہر نبوت کو دیکھا اور بوسہ دیا اور (خوشی سے) رویا' یہاں تک کہ آنسو بہنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا اور میں نے طلب ھدایت کا سارا قصہ سنایا جیسے اے ابن عباس تجھے سنا رہا ہوں۔ (اسد الغابۃ' ج ۲ ص ۳۳۰)

صحابہ کرامؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آج کوئی بھی ان کے مشابہ نہیں۔ وہ خالی ہاتھ پراگندہ بال' غبار آلودہ ہو کر صبح کرتے تھے' ان کی پیشانی میں سجدہ کے اتنے بڑے نشان ہوتے تھے' جتنا بڑا بکری کے گھٹنے پر نشان ہوتا ہے اور ان کی آنکھوں سے آنسو یہاں تک گرتے تھے کہ کپڑے تر ہو جاتے۔ (البدایۃ' ج ۸ ص ۴)

دوسرا واقعہ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذؓ کی وفات ہو گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ ﷺ کے تمام صحابہ روئے۔ (البدایۃ' ج ۴ ص ۱۲۳۔ وابن سعد ج ۳ ص ۳۔ کذا فی المجمع ج ۳ ص ۱۳۸)

تیسرا واقعہ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت عثمانؓ بن مظعون کی وفات پر تشریف لائے اور رو دیئے اور تمام صحابہ کرامؓ بھی رونے لگے۔ (اخرج الطبرانی کذا فی المجمع' ج ۹ ص ۳۰۳)

چوتھا واقعہ : حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو تمام صحابہ کرامؓ روئے اور کہا' خدا کی قسم! ہمیں یہ بات زیادہ پسندیدہ تھی کہ ہم آپ ﷺ سے پہلے مرتے' اس لئے ہمیں ڈر ہے کہ ہم آپ ﷺ کے بعد کہیں خوف میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ (اخرج مالک)

پانچواں واقعہ : حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آخری گفتگو شروع فرمائی' تو صحابہ نے غسل وغیرہ کی کیفیت معلوم کی۔ پھر

عرض کیا حضرت ہم میں سے جنازہ کون پڑھائے گا۔ یہ کہہ کر ہم رو دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ٹھہرو پھر آپ ﷺ نے ساری ترتیب بیان فرمائی۔ (اخرج البزار کذافی المجمع' ج ۹ ص ۲۵)

چھٹا واقعہ : حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرا ایک ساتھی عشاء کے وقت میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا' ایک بہت بڑی بات پیش آگئی اور وہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو چھوڑ دیا۔ میں یہ سن کر حضرت حفصہؓ کے پاس آیا' وہ رو رہی تھیں۔ میں نے پوچھا' کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سب کو طلاق دے دی۔ انہوں نے کہا مجھے کوئی علم نہیں۔ پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ لیکن داخلہ کی اجازت نہ ملی۔ پھر میں ممبر کے قریب آیا' تو وہاں ایک جماعت بیٹھی رو رہی تھی۔ (رواہ احمد)

ساتواں واقعہ : حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں' جب سورت حج کی پہلی آیت نازل ہوئی۔ جس میں قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ دن ہو گا' جس روز اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے کہیں گے کہ جہنم میں جانے والوں کو روانہ کرو وہ پوچھیں گے کتنے؟ ارشاد ہو گا نو سو ننانوے (۹۹۹) جہنم میں اور ایک (۱) جنت میں۔ یہ سن کر مسلمانوں نے رونا شروع کر دیا۔ (ترمذی)

آٹھواں واقعہ : حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کی آپ ﷺ کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود بھی تھے۔ اس دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم رو دیئے۔ جب لوگوں نے آپ کو روتے دیکھا تو سب رو پڑے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' "اللہ تعالیٰ میت کو دل کے غم اور آنسوؤں کے جاری ہونے سے عذاب نہیں دیتا' بلکہ زبان سے آہ و فریاد کرنے سے عذاب دیتا ہے۔" (کتاب الکبائر للذہبی'

ص ۱۴۰)

نواں واقعہ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جبریل امین نے تذکرہ کیا' ایک عابد و غازی کا جس کا نام شمعون تھا' اس نے کافروں کے ساتھ ہزار مہینے لڑائی کی یعنی ۸۳ سال چار مہینے۔ ایک روز کافروں نے اس کو باندھ کر اس کے کان کاٹے اور اس کی آنکھیں نکالیں اور دونوں لب و زبان اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا پر ان سب کفار کو ہلاک کر دیا اور شمعون کو دوبارہ سارے اعضاء لوٹا دیئے گئے۔ پھر اس نے ہزار مہینے تک رات کو قیام کیا اور دن کو روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور راہ خدا میں مارا گیا۔ صحابہ کرامؓ اس کی محنت و مشقت اور اجر و ثواب دیکھ کر رونے لگے۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ قدر اتاری کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آپؐ کی امت کو لیلۃ القدر دی ہے' جو اس میں عبادت کرے گا یا دو رکعت پڑھے گا۔ اس کو حج اور جمعوں کی عبادت سے زیادہ اجر دیں گے۔ (درۃ الناصحین' ج ۲ ص ۲۷۴)

دسواں واقعہ : روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد جب فوت ہوئیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کرتہ میں ان کو کفن دیا اور قبر میں ان کے ساتھ لیٹ گئے' پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو قبر کے دونوں کناروں پر رکھا' پھر باہر تشریف لائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ آپؐ نے اس کے ساتھ وہ کیا جو کسی کے ساتھ نہ کیا تھا؟ آپؐ نے فرمایا' انہوں نے میری پرورش کی' میرے کہنے سے ایمان لائیں اور میں نے ان کا بہت مال اللہ کے راستے میں خرچ کیا۔ مجھ پر ان کے حقوق بہت ہیں۔ ان کے ایمان لانے سے ابو طالب مجھ سے ناراض ہوئے۔ میں نے اپنی قمیض اس لئے دی تاکہ عذاب قبر سے محفوظ رہیں اور میں قبر میں اس لئے لیٹا تاکہ وہ ضغطہ قبر سے محفوظ رہیں۔ جب میں قبر میں لیٹا تو زمین چاہتی تھی کہ مل جائے لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے دعاء کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی اور بخش دیا۔ بس میں باہر نکل آیا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' کیا ضغطہ قبر سب کے لئے

ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا' ہاں! تو تمام صحابہ حاضرین رونے لگے۔ اتنے میں جبرئیل امین تشریف لائے اور پیغام لائے کہ جو شخص چار رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد اسی بار سورہ اخلاص پڑھے' دوسری رکعت میں ساٹھ بار تیسری رکعت میں چالیس بار چوتھی رکعت میں بیس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکو عذاب قبر سے اور فتنے سے محفوظ رکھے گا۔ (انیس الواعظین' ج ا ص ۱۷۹)

گیارواں واقعہ : حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ ؐ نے حضرت بلال ؓ سے فرمایا کہ لوگوں کو جمع کرو۔ جب سب مہاجر و انصار جمع ہو گئے تو آپ نے ان کو دو رکعت نماز پڑھائی اور پھر ممبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد ایسا فصیح اور بلیغ خطبہ پڑھا' جس سے لوگوں کے دل ڈر گئے اور آنسو جاری ہو گئے۔ اور آپ ؐ نے فرمایا' "اے مسلمانوں کی جماعت! میں تمہارا نبی تھا اور نصیحت کرنے والا اور اللہ کی طرف بلانے والا تھا اور میں تمہارے لئے شفیق بھائی اور مہربان باپ کی طرح تھا۔ اگر کسی شخص پر میں نے ظلم کیا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اٹھے اور مجھ سے بدلہ لے۔"

قیامت کے دن سے پہلے پس کوئی نہ اٹھا۔ آپ ؐ نے دو تین مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد عکاشہ بن محصن' آپ ؐ کے سامنے کھڑے ہوئے۔ اور پھر عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' اگر آپ بار بار ارشاد نہ فرماتے تو میں کھڑا ہی نہ ہوتا۔ ایک مرتبہ میں سفر جہاد میں آپ کے ساتھ تھا' میری سواری آپ کی سواری کے برابر ہو گئی۔ میں اپنی سواری سے اترا تاکہ آپ کی ران کو تو اس وقت آپ ؐ نے اپنی وہ چھڑی اٹھائی' جس سے اونٹنی کو ہانکتے تھے اور ماری میری کمر پر نہ معلوم کہ آپ ؐ نے قصداً مارا یا اونٹنی کو مارنے کے لئے اٹھائی چھڑی اور مجھے لگ گئی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عکاشہ تعجب ہے کہ کیا رسول اللہ تیرے مارنے کا قصد کرے۔ پھر آپ ؐ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ جاؤ فاطمہ کے گھر سے میری چھڑی لاؤ۔ پس بلال ؓ مسجد سے اس حال میں نکلے کہ ان کا ہاتھ سر پر تھا (غم و پریشانی کی وجہ

سے) اور کہہ رہے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج اپنی طرف سے بدلہ دیتے ہیں۔ دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت فاطمہ ؓ نے فرمایا میرے والد آج چھڑی کو کیا کریں گے۔ عرض کیا اپنی طرف سے بدلہ دیں گے۔ حضرت فاطمہ ؓ نے فرمایا' وہ کون ہے جس کے دل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بدلہ لینے کو گوارا کر لیا؟

حضرت بلال ؓ نے چھڑی آپ ؐ کو پیش کر دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھڑی عکاشہ ؓ کو دے دی۔ جب یہ حالات حضرت ابو بکر ؓ و عمر ؓ نے دیکھی تو کھڑے ہو گئے اور کہا' اے عکاشہ! ہم تیرے سامنے ہیں' حضور ؐ کی جگہ ہم سے بدلہ لے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم دونوں بیٹھ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا مرتبہ پہچانا ہے۔ پھر حضرت علی ؓ کھڑے ہوئے اور فرمایا' میں زندہ ہوں آ تو اپنے ہاتھ سے مجھ سے بدلہ لے لے تو حضور ؐ نے فرمایا اے علی پہچانا اللہ نے تیرا مرتبہ اور نیت تیری پھر کھڑے ہوئے حضرت حسن ؓ اور حسین ؓ اور فرمایا اے عکاشہ ہم نواسائے رسول ﷺ ہیں' ہم سے بدلہ لینا گویا رسول اللہ ﷺ سے بدلہ لینا ہے' تو آپ ؐ نے فرمایا' اے میرے نور العین تم بیٹھ جائے۔ پھر فرمایا' اے اگر بدلا لینا ہے تو لے لے تو حضرت عکاشہ ؓ نے کہا' یا رسول اللہ جس وقت آپ ؐ نے مارا تھا تو میرا بدن ننگا تھا' یہ سن کر حضور ﷺ نے کپڑے بدن سے اتار دیئے یہ دیکھ کر سب مسلمان رونے لگے۔ جب حضرت عکاشہ ؓ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خوبصورت جسم کو دیکھا تو اس پر سر جھکا کر پیٹھ مبارک کا بوسہ لیا اور عرض کیا میری جان آپ ؐ پر فدا ہو۔ اے اللہ کے رسول کون شخص آپ سے بدلا لے کر خوش ہو گا؟ میں نے یہ سارا کام اس لئے کیا کہ میرا جسم آپ کے جسم سے مل جائے اور آپ کی برکت و حرمت سے اللہ تعالیٰ مجھ کو آگ جہنم سے بچا لے۔

یہ دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا' جس نے جنتی شخص دیکھنا ہو اس کو دیکھ لے۔ یہ سن کر سب لوگ حضرت عکاشہ ؓ کی پیشانی چومنے لگے اور مبارک باد دینے لگے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

انصارؓ کے آنسو

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ حنین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نومسلموں کی تالیف قلب کے لئے زیادہ مال غنیمت ان کو دے دیا۔ انصار کے جوانوں کو یہ بات ناگوار گزری۔ آپؐ نے سب انصار کو جمع فرمایا اور اپنے احسانات جتلائے اور فرمایا تم فانی دنیا کی وجہ سے ناراض ہو گئے ہو' کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگ مال و دولت لے کر گھر جائیں گے اور تم اپنے مکانوں کی طرف رسول اللہ کو لے کر چلو۔ خدا کی قسم اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا اور فرمایا اگر سارے لوگ ایک راستہ پر چلیں اور انصار دوسرے راستہ پر چلیں تو میں انصار کے راستہ پر چلوں۔ انہوں نے فرمایا' اے رب! انصار کی اور ان کی اولاد کی اور ان کی اولاد کی اور ان کی اولاد کی اور ان کی بیویوں کی اور ان کے پڑوسیوں پر رحمت نازل فرما۔ یہ سن کر تمام قوم اس قدر روئی۔ یہاں تک کہ ان کی ڈاڑھیاں تر ہو گئیں۔ سب نے کہا ہم راضی ہیں۔ (رواہ احمد کذافی البدایۃ' ج ۴ ص ۳۵۸)

(۱) حضورؐ نے فرمایا کہ انصار سے وہ ہی محبت رکھتا ہے جو مومن ہو اور انصار سے وہی بغض رکھتا ہے جو منافق ہو۔ (مشکوٰۃ از بخاری و مسلم)

مکہ والوں کے آنسو

حضرت عبید اللہ بن عمیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی' تو مکہ کے گورنر حضرت عتاب بن اسیدؓ تھے۔ جب اہل مکہ کو آپ کی وفات کی خبر پہنچی تو مسجد حرام سے بے اختیار رونے کی آواز نکلی۔ حضرت عتاب شہر چھوڑ کر پہاڑوں میں چلے گئے۔ حضرت سہیلؓ ان کے پاس گئے کہ تشریف لائیں اور لوگوں سے گفتگو فرمائیں تو انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اب بولنے کی طاقت نہیں رہی۔ (اخرج ابن عساکر)

مدینہ منورہ والوں کے آنسو

حضرت ابو ذوہیب کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور تمام اہل مدینہ میں اس طرح رونے کی آواز تھی جیسا کہ احرام باندھنے والے حاجی ایک دم تلبیہ کے ساتھ آواز بلند کرتے ہیں' میں نے پوچھا' یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ (البدایۃ' ج ۵ ص ۲۷۱)

یحیٰ بن معاذؓ کا مقولہ ہے کہ کامیاب عاقل وہ شخص ہے جو تین کام کرے اول یہ کہ اس سے پہلے کہ دنیا اسے چھوڑے یہ دنیا کو چھوڑ دے دوسرے قبر میں جانے سے پہلے اس کی تیاری کر لے تیسرے اپنے خالق کو اس کے ملنے سے پہلے راضی کر لے۔

یمن والوں کے آنسو

ابو صالحؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ میں اہل یمن آئے اور انہوں نے قرآن سنا تو رونا شروع کر دیا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا' اس طرح جب ہم قرآن سنتے تھے تو رویا کرتے تھے۔ (اخرج ابو نعیم کذافی الکنز' ج ۱ ص ۲۲۴)

اصحاب صفہؓ کے آنسو

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی افمن ھذا الحدیث تعجبون و تضحکون ولا تبکون تو اصحاب صفہؓ یہاں تک روئے کہ ان کے آنسو رخساروں پر بہہ گئے' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے رونے کی آواز سنی تو آپ بھی ان کے ساتھ روئے' اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ آدمی جہنم میں داخل نہ ہو گا' جو اللہ کے ڈر سے رویا ہو۔ (اخرج بیہقی کذا فی الترغیب' ج ۵ ص ۱۹۰)

اوسؓ اور خذرجؓ کے آنسو

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اوس اور خذرج جو انصار کے دو قبیلے تھے' زمانہ جاہلیت میں ان کی آپس میں عداوت تھی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے' جنگ ان سے جاتی رہی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں الفت ڈال دی۔ ایک موقع پر ان میں باتیں بڑھ گئیں۔ دونوں طرف سے ہتھیار اٹھا لئے۔ آپؐ نے دیکھا تو ان کو آواز دی اور خوب وعظ و نصیحت کی اور آخرت یاد دلائی تو ان حضرات نے اپنے ہتھیار ڈالے اور پھینکے اور بعض نے بعض سے معانقہ کیا اور رونے لگے (یعنی آنسو بہنے لگے)۔ (مجمع الزوائد' ج ۸ ص ۸۰)

حضرت فاطمہؓ بنت محمد ﷺ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت ابو ثعلبہؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے مدینہ طیبہ لوٹے تو مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرمائی' اس کے بعد اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے ملنے چلے گئے' جیسا کہ آپ کی عادت مبارکہ تھی۔ حضرت فاطمہؓ دروازہ پر استقبال کے لئے تشریف لائیں اور آپؐ کے چہرہ اور پیشانی کو چوما اور رونے لگیں۔ آپؐ نے فرمایا' کیوں روتی ہو؟ عرض کیا' آپؐ کے چہرہ مبارک کا رنگ مشقت سے متغیر ہونے اور پھٹے پرانے کپڑے دیکھ کر رونا آگیا۔ آپؐ نے فرمایا' اے فاطمہ! رو نہیں' جس دین کو تیرا باپ لے کر آیا ہے' وہ ایک نہ ایک دن ہر کچے اور پکے اور اونی خیمہ میں پہنچ کر رہے گا۔ (طبرانی مستدرک کذافی الکنز' ج ۱ ص ۷۷)

دوسرا واقعہ : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب سورہ "اذا جاء نصر اللہ و الفتح" نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو بلا کر فرمایا کہ مجھے میری موت کی خبر دی گئی ہے۔ یہ سن کر حضرت فاطمہؓ رو پڑیں' پھر آپؐ نے فرمایا' رو نہیں تم میرے اہل سے سب سے پہلے جنت میں مجھ سے ملو گی۔ (اخرج الطبرانی کذافی المجمع' ج ۹ ص ۳۲)

تیسرا واقعہ : حضرت علی الہلالی کے والد کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الوفات میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو حضرت فاطمہؓ' حضور ﷺ کے سر مبارک کے پاس بیٹھی رو رہی تھیں اور ان کی آواز بلند ہو گئی۔ یہ آواز سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے اور فرمایا' میری پیاری بیٹی کیوں روتی ہے؟ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا' آپ کے بعد ضائع ہونے کے خوف سے۔ آپؐ نے فرمایا' اے میری پیاری بیٹی کیا تجھے علم نہیں ہے کہ اللہ نے تمام اہل زمین سے تیرے باپ کو چنا ہے اور پھر اہل زمین سے تیرے خاوند کو منتخب فرمایا اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں تیرا نکاح حضرت علیؓ سے کر دوں۔ (اسد الغابۃ' ج ۴ ص ۴۲)

حضرت عائشہؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت عائشہؓ فرماتیں ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سفر میں ساتھ لے گئے اور واپسی پر آپ کی پہلے والی شفقت جاتی رہی' ایک رات میں قضائے حاجت کے لئے نکلی۔ میرے ساتھ مسطحؓ کی ماں تھی' اس نے راستہ میں مجھ سے کہا کیا تجھے خبر ہے؟ میں نے کہا کس بات کی؟ اس نے کہا' لوگوں نے تم پر بہتان لگایا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں' خدا کی قسم! یہ سن کر مجھ میں سکت نہ رہی' میں وہیں سے واپس آگئی اور اللہ کی قسم میں برابر روتی رہی یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہو گیا کہ میرا جگر پارہ پارہ ہو گیا ہے۔ (اخرج ابن اسحاق البدایۃ' ج ۴ ص ۱۴۰)

دوسرا واقعہ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب مجھ پر بہتان لگایا گیا تو ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور تشریف فرما ہوئے۔ اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا' اے گھر والو! اگر واقعی تم سے غلطی ہوئی ہے تو اللہ کی طرف توبہ کرو۔ فرماتی ہیں' یہ سن کر (میرا غصہ بڑھ گیا' آنسو بند ہو گئے) میں خاموش رہی کہ میرے والدین کیا جواب دیتے ہیں لیکن وہ خاموش رہے' میں نے کہا کہ آپ حضرات جواب کیوں نہیں دیتے؟ وہ اس پر بھی خاموش رہے' جب میں نے ان کی خاموشی دیکھی تو میں آنکھوں میں آنسو بھر لائی اور روئی اور عرض کیا' خدا کی قسم! میں جانتی ہوں کہ میں بری ہوں' اس چیز سے جو لوگ کہتے ہیں' بس میں وہی کہتی ہوں' جو یعقوب علیہ السلام نے کہا تھا' فصبر جمیل واللہ المستعان علی ماتصفون۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ خدا کی قسم ابھی آپؐ اس جگہ سے اٹھے بھی نہ تھے کہ آپؐ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی اور جب وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا اے عائشہؓ بشارت سن اللہ تعالیٰ نے تیری برات نازل کر دی' پھر آپؐ نے مسجد میں جا کر خطبہ دیا اور سورہ نور کی آیات تلاوت کیں۔ (البدایۃ' ج ۴ ص ۱۴۰)

چوتھا واقعہ : حضرت عائشہؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت جعفرؓ کی وفات کی خبر آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جعفرؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ اسی اثناء میں حضرت فاطمہ بھی روتی ہوئی داخل ہوئیں اور کہہ رہی تھیں ہائے چچا۔ حضور ﷺ نے فرمایا' جعفرؓ جیسے لوگوں پر رونے والیوں کو رونا چاہیے' یہ کہتے ہوئے آپ کو شدید غم لاحق ہو گیا۔ یہاں تک کہ جبریل امین نے آ کر خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جعفرؓ کو جنت میں دو پر عطاء فرمائے ہیں' جس کی وجہ سے وہ فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہیں۔ (اسد الغابۃ' ج ۱ ص ۲۸۹)

پانچواں واقعہ : حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت فاطمہؓ' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ جب آپ نے حضرت فاطمہؓ کی طرف دیکھا' تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور رنگ بدلا ہوا تھا تو آپؐ نے فرمایا' اے بیٹی کیا ہوا؟ عرض کیا' یا رسول اللہ! گذشتہ شب میرے اور حضرت علیؓ کے درمیان مزاح اور خوش طبعی ہو رہی تھی۔ اچانک میرے منہ سے ایسی بات نکلی' جس سے حضرت علیؓ ناراض ہو گئے۔ میں نے ان کی ناراضگی کو دیکھا تو نادم ہوئی اور مغموم ہوئی اور میں نے کہا' اے میرے محبوب! تو مجھ سے راضی ہو جا اور میں نے ان کے گرد سات چکر لگائے' معذرت کرتے ہوئے۔ یہاں تک کہ وہ مجھ سے راضی ہو گئے اور خوشی کی وجہ سے مسکرائے۔ لیکن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہوں۔ تو آپؐ نے فرمایا' اے میری بیٹی! قسم ہے' اس ذات کی جس نے مجھے نبی بنا کر مبعوث کیا ہے اگر تو حضرت علیؓ کو راضی کرنے سے پہلے مر جاتی تو میں تجھ پر نماز جنازہ نہ پڑھتا۔ پھر فرمایا' اے میری بیٹی! اللہ کی رضامندی خاوند کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی خاوند کی ناراضگی میں ہے۔ اے بیٹی! اگر کوئی عورت حضرت مریم کی طرح عبادت کرے' لیکن اس کا خاوند اس سے خوش نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی کوئی عبادت قبول نہ کرے گا۔ (درۃ الناصحین' ج ۱ ص ۱۳۶)

حضرت زینبؓ بنت محمد ﷺ کے آنسو

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ کو دور جاہلیت میں دیکھا کہ لوگوں سے کہہ رہے تھے' اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہو' فلاح پاؤ گے۔ حاضرین میں سے بعض لوگوں نے آپ کے چہرے مبارک پر تھوکا کوئی گالی دیتا اور کوئی مٹی ڈالتا اور بعض لوگ آپ' کی باتوں کو رد کرتے' یہاں تک کہ سورج سر پر آجاتا۔ لوگ چلے جاتے۔ آپ' گھر لوٹتے اور آپ کی بیٹی حضرت زینبؓ نے آپ' کا چہرہ مبارک صاف کیا اور دھویا اور روئیں۔ آپ' نے فرمایا' بیٹی! رو نہیں' اللہ تعالیٰ تمہارے باپ کی حفاظت کرے گا۔ (اخرج البیہقی واخرج الہیثمی کذافی الکنز' ج ۳ ص ۳۴)

تیسرا واقعہ : حضرت عائشہؓ نے جب حضرت ابن زبیرؓ سے نہ بولنے کی منت مانی تھی۔ بعد میں لوگوں کی سفارش سے منت توڑ کر اسکا کفارہ دیا بلکہ انہوں نے اپنی منت کے بدلے میں چالیس غلام آزاد کئے۔ اس کے باوجود جب کبھی ان کو اپنی منت یاد آجاتی تو اس قدر روتیں کہ ان کے آنسو سے ان کا دوپٹہ تر ہو جاتا۔ (ادب المفرد' ص ۵۹)

چوتھا واقعہ : حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے دوزخ کو یاد کیا تو رو پڑی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیوں روتی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے دوزخ کو یاد کیا اور رو دی۔ کیا آپ' بھی قیامت کے دن اپنے گھر والوں کو یاد رکھیں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' ہاں لیکن تین مقام پر کوئی کسی کو یاد نہ رکھے گا۔ (۱)۔ ترازو اعمال کے وقت' (۲)۔ نامہ اعمال ملنے کے وقت' (۳)۔ پل صراط پر یہاں تک کہ انسان کو معلوم ہو جائے کہ وہ کامیاب ہوا ہے یا نہیں۔ (اخرج الحاکم' ج ۴ ص ۵۷۸)

پانچواں واقعہ : حضرت عبادہؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکرؓ کی وفات

قریب آئی تو حضرت عائشہؓ سے کہا' اے میری بیٹی! میرے ان دو کپڑوں کو دھو لینا اور انہیں میں مجھے کفن دینا' تیرے باپ کو یا تو اچھا لباس پہنایا جائے گا یا برے طریقہ پر سب کچھ چھین لیا جائے گا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں' جب حضرت ابو بکرؓ کا مرض سخت ہو گیا' تو میں روئی اور میں نے یہ کہا۔

من لا یذال دمعہ مقنعا--- فانہ من دمعہ مدفعون

ترجمہ : اے وہ شخص!جس کے آنسو پیٹ یا آنکھوں میں چھپے ہوئے ہوں' بے شک وہ اپنے آنسوؤں سے ایک نہ ایک دن تر بتر ہو جائے گا۔

چھٹا واقعہ : حضرت عطاء رحمتہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت ابن عمرؓ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے تو حضرت ابن عمرؓ نے عرض کیا' اے عائشہؓ! آپ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی عجیب بات سنائیں۔ یہ سن کر حضرت عائشہؓ رو پڑیں اور پھر فرمایا' ایک روز آپ' تشریف لائے اور میرے لحاف میں لیٹ گئے۔ پھر فرمایا' چھوڑ میں اپنے رب کی عبادت کروں۔ وضو فرما کر کھڑے ہو گئے اور صبح تک روتے رہے۔ (درۃ الناصحین' ج ۲ ص ۳۴۳)

ساتواں واقعہ : حضرت عمرؓ کو جب خنجر مارا گیا تو انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت فرمائی۔ ان میں ایک وصیت یہ بھی تھی کہ حضرت عائشہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ عمر بن خطاب نے سلام عرض کیا ہے (عمر امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ اس روز میں لوگوں کا امیر نہ ہوں گا) اور وہ اپنے دونوں ساتھی یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق کے ساتھ دفن ہونا چاہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ گئے اور سلام کیا اور داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو دیکھا کہ حضرت عائشہؓ اسی غم میں رو رہی ہیں۔ کہا کہ عمر بن خطابؓ نے سلام عرض کیا ہے اور اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ یہ سن کر حضرت عائشہؓ نے فرمایا' میں خود اس جگہ دفن ہونا چاہتی تھی۔ لیکن آج میں ایثار کرتی ہوں حضرت عمرؓ کو دفن کی اجازت دیتی ہوں۔ جب حضرت عبداللہ واپس آئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا' مجھے

بٹھا دو۔ پھر پوچھا' کیا لائے۔ عرض کیا' جو آپ کو پسند تھا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا' الحمد للہ یہ بات مجھے سب چیزوں سے زیادہ پسند تھی اور فرمایا' جب میں فوت ہو جاؤں تو ایک مرتبہ پھر میرے جنازہ کو باہر روک کر اجازت طلب کر لینا اگر اجازت مل جائے تو دفن کر دینا ورنہ عام قبرستان میں دفن کر دینا۔ (اسد الغابۃ' ج ۴ ص ۷۵)

حضرت اسماءؓ کے آنسو

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ ہمارے ایک یہودی پڑوسی نے بکری ذبح کی اور بھونی۔ اس کی خوشبو میری ناک میں پہنچی' میں ان دنوں حاملہ تھی۔ مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ میں یہودن کے گھر سے آگ لینے کے بہانہ سے گئی کہ شاید وہ مجھے کھانے کو کہے حالانکہ مجھے آگ کی کوئی ضرورت نہ تھی' لیکن اس نے میری بات نہ پوچھی' میں پھر آگ بجھا کر دوبارہ گئی' پھر سہ بارہ گئی' لیکن اس نے میری بات نہ پوچھی۔ میں نے گھر آ کر رونا شروع کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اتنے میں یہودی گھر آیا' اس نے اپنی بیوی سے پوچھا' تمہارے پاس آج کوئی آیا تھا۔ اس کی بیوی نے کہا کہ ہاں ایک عربی عورت آگ لینے آئی تھی' تو پھر اس پر اس کے خاوند نے کہا میں اس وقت تک نہ کھاؤں گا' جب تک اس عورت کو اس میں سے نہ دے' ممکن ہے مجھے نظر لگ جائے۔ (رواہ الطبرانی کذافی الاصابۃ' ج ۴ ص ۲۸۴) (عورتوں نے بھی اسلام و دین کی خاطر بھوک برداشت کی)

حضرت ام سلمہؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہؓ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو میرے خاندان والوں نے ابو سلمہؓ سے کہا' تم جہاں چاہو جاؤ لیکن ہم اپنی بیٹی کو تمہارے ساتھ نہ جانے دیں گے۔ یہ کہہ کر وہ مجھے ابو سلمہؓ سے چھین کر لے گئے۔ ابو سلمہؓ اکیلے مدینہ تشریف لے گئے اور جب میرے سسرال والوں کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو وہ آئے اور میرے خاندان والوں سے کہا' جب تم نے ہمارے بیٹے سے یہ زیادتی کی تو ہم بھی اپنے پوتے کو تمہارے پاس نہ رہنے دیں گے۔ یہ کہہ کر مجھ سے سلمہؓ کو لے گئے۔

اب ہم تینوں جدا جدا ہو گئے' میں روزانہ صبح ہی صبح کنکریلی زمین پر بیٹھ کر شام تک روتی رہتی۔ یہ سلسلہ ایک سال یا اس کے قریب قریب جاری رہا پھر کسی کی سفارش سے مجھ اجازت مل گئی۔ (البدایۃ' ج ۳ ص ۶۹)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ دین اور جہد دین کے لئے ایک سال گھر سے باہر رہنا جائز ہے۔

دوسرا واقعہ : حضرت سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں ام سلمہؓ کے پاس داخل ہوا اور وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا' کیوں روتی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپؐ کا سر مبارک اور ڈاڑھی مبارک گرد آلود تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہوا؟ آپؐ نے فرمایا' حسین کا قتل ہونا' مجھ پر پیش ہوا ہے (جس کی وجہ سے پریشان ہوں)۔ (اسد الغابۃ' ج ۲ ص ۶۲)

حضرت ام فضلؓ کے آنسو

حضرت ام فضلؓ فرماتی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کی بیماری میں حاضر ہوئی اور میں نے رونا شروع کر دیا' آپؐ نے دریافت کیا' تمہیں کس چیز نے رلایا ہے؟ انہوں نے کہا' کہ آپؐ پر موت کا خوف اور اس کا کہ آپ کے بعد لوگوں سے کیا سابقہ پڑے گا (رواہ احمد کذافی المجمع' ج ۹ ص ۳۴)

حضرت ام ایمنؓ کے آنسو

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ ام ایمنؓ کی زیارت کے لئے گئے تو وہ رو پڑیں۔ انہوں نے عرض کیا' آپ کیوں روتی ہیں؟ ام ایمنؓ نے فرمایا' اس لئے روتی ہوں کہ اب آسمانوں سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ (رواہ البیہقی)

حضرت صفیہؓ کے آنسو

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں' جب حضرت حمزہؓ شہید ہو گئے تو حضرت صفیہؓ ان کی تلاش میں آئیں۔ حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ سے پوچھا کہ حمزہؓ کا کیا حال ہے' انہوں نے بے خبری ظاہر کی تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں۔ تو آپؐ نے فرمایا' مجھے اس کی عقل کے زائل ہونے کا اندیشہ ہے اور پھر آپ کے پاس حاضر ہوئیں تو آپؐ نے فرمایا' مجھے اس کی عقل کے زائل ہونے کا اندیشہ ہے اور پھر آپؐ نے اپنا دست مبارک ان کے سینہ پر رکھا اور دعا فرمائی تو اس نے انا للہ کہی اور رونے لگیں اور فرمایا یہ کون سی بڑی بات ہے' دین کی خاطر سب کچھ قربان ہے۔ (مستدرک' ج ۳ ص ۱۹۷)

حضرت حفصہؓ کے آنسو

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں' ایک انصاری میرے پاس عشاء کے قریب آیا اور مجھے کہا ایک بہت بڑی بات پیش آئی ہے۔ میں نے کہا' کیا قبیلہ غسان نے لڑنے کی تیاری کر لی ہے؟ اس نے کہا' نہیں! اس سے بھی بڑی بات پیش آئی ہے۔ وہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کو چھوڑ دیا ہے۔ میں نے کہا' حفصہؓ رسوا ہو جائے اور خسارہ میں پڑے۔ پھر میں مدینہ آیا اور حفصہؓ کے گھر میں داخل ہوا تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا' کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سب کو طلاق دے دی؟ حضرت حفصہؓ نے کہا مجھے کچھ خبر نہیں۔ (اخرج احمد)

حضرت صفیہؓ کے آنسو

حضور ﷺ ایک مرتبہ گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت صفیہؓ رو رہی تھیں۔ آپؐ نے پوچھا' کیوں روتی ہے؟ عرض کیا کہ حضرت حفصہ نے مجھے یہودیہ کی بیٹی کہا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا' نہیں! بلکہ تو تو نبی کی بیٹی ہے اور تیرا چچا بھی نبی تھا اور اب تو نبی ﷺ کی بیوی ہے کیا تجھے اس پر فخر نہیں؟ پھر فرمایا' اے حفصہؓ! اللہ سے ڈر (یعنی ایسی بات نہ کہا کر)۔ (حلیۃ' ج ۲ ص ۵۵)

صحابیاتؓ کے آنسو

حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ غزوہ احد میں کسی پکارنے والے نے با آواز بلند کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہید کر دیئے گئے۔ یہ سن کر تمام عورتیں مدینہ کی رو پڑیں۔ رونے والیوں کی آوازیں مدینہ کے گوشہ گوشہ میں سنی جاتی تھیں۔ (اخرج الطبرانی وکذافی المجمع' ج ۴ ص ۱۱۵)

حضرت زید ؓ کی بیٹی ؓ کے آنسو

حضرت خالد بن شمیر ؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت زید ؓ بن حارثہ شہید کر دیئے گئے تو حضور ﷺ ان کے گھر تشریف لائے۔ حضرت زید کی بیٹی ؓ آپ ﷺ کو دیکھ کر شدت سے روئیں۔ ان کے رونے سے آپ ﷺ بھی روئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی آواز بھی نکل گئی۔ (اخرج ابن سعد' ج ۳ ص ۳۲)

حضرت ابوذر ؓ کے آنسو

حضرت ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوذر ؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کی بیوی رونے لگیں۔ حضرت ابو ذر ؓ نے پوچھا کہ کیوں روتی ہے؟ بیوی نے کہا' اس لئے روتی ہوں کہ مجھے تمہاری تدفین کی طاقت نہیں اور نہ میرے پاس اتنا کپڑا ہے کہ جس میں تمہارے کفن کی گنجائش ہو۔ حضرت ابو ذر ؓ نے فرمایا' رو نہیں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس وقت میں بھی موجود تھا کہ تم میں سے ایک شخص جنگل میں تنہا مرے گا۔ ایک جماعت آئے گی وہ دفن کفن کا انتظام کرے گی۔ ان کی بیوی کہتی ہیں کہ میں نے کہا' اب تو حج کا زمانہ بھی ختم ہو چکا' اب قافلے کہاں سے آئیں گے۔ لیکن میں ٹیلہ پر چڑھ گئی۔ میں نے ایک جماعت دیکھی' ان کو اشارہ کر کے بلایا اور ان کو اطلاع دی' ان میں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بھی تھے' جو کوفہ سے ایک جماعت کے ساتھ عمرہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ (اخرج ابن سعد' ج ۴ ص ۲۳۳)

حضرت بلال ؓ کی اذان پر صحابہ کرام ؓ کے آنسو

پہلا واقعہ : محمد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو حضرت بلال پہلے طریقہ پر اذان دیتے رہے اور جب اشہد ان محمد رسول اللہ کہتے تو جو لوگ مسجد میں ہوتے رو پڑتے' جب آپ ﷺ کو دفن کر دیا گیا تو حضرت بلال ؓ نے فرمایا' آپ ﷺ کے بعد کبھی بھی اذان نہ دونگا۔ پھر شام تشریف لے گئے۔ (حلیۃ' ج ۱ ص ۱۵۰)

دوسرا واقعہ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت بلال ؓ کا مدینہ منورہ میں رہنا مشکل ہو گیا۔ اس لئے جہاد کے ارادہ سے دمشق چلے گئے اور ایک عرصہ تک لوٹ کر نہیں آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا' بلال ؓ یہ کیا ظلم ہے؟ ہمارے پاس نہیں آتے۔ آنکھ کھلنے پر مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ حضرت حسنین ؓ نے اذان کی فرمائش کی۔ جب اذان کہنا شروع کی۔ مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی اذان کانوں میں پڑ کر کہرام مچ گیا۔ عورتیں تک روتے ہوئیں گھروں سے نکل پڑیں۔ (فضائل اعمال' ص ۱۶۔ اسد الغابہ' ج ۱ ص ۳۰۸)

جاہل کی چار نشانیاں ہیں بلاوجہ غصہ دکھانا' غلط امور میں نفس کے پیچھے لگنا' ناحق اور غلط محل پر مال خرچ کرنا' اپنے دوست اور دشمن میں تمیز نہ کرنا۔
عاقل انسان کی چار علامتیں ہیں جاہل کے مقابلہ میں حلم و بردباری دکھانا' باطل سے نفس کو روکنا' بر محل مال خرچ کرنا' اپنے دوست دشمن میں تمیز کرنا۔

حضرت شداد بن اوس کے آنسو

حضرت عبادہ فرماتے ہیں کہ حضرت شداد بن اوس مجھ پر گزرے اور میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے، پھر بیٹھ کر رونا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ میں بھی رونے لگا۔ جب حضرت سے وہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا، تو کیوں رو رہا تھا؟ میں نے عرض کیا، آپ کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگا۔ فرمایا، مجھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک وصیت یاد آگئی تھی۔ آپ ؐ نے فرمایا، مجھے تم پر خفیہ شرک اور شہوت کا خوف ہے۔ خفیہ شرک یہ ہے کہ لوگوں کے دکھلاوے کے لئے عمل کئے جائیں اور خفیہ شہوت یہ ہے کہ صبح نفلی روزہ رکھا پھر کسی چیز کو دیکھا تو روزہ توڑ دیا۔ (اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ، ج ۱ ص ۲۶۸)

ایک انصاری جوان کے آنسو

پہلا واقعہ : حضور ﷺ کا ایک نوجوان صحابی پر گزر ہوا، وہ قرآن پڑھ رہے تھے۔ جب آیت فاذا انشقت السماء فکانت وردۃ کالدھان پر پہنچا تو بدن کے بال کھڑے ہو گئے، روتے روتے دم گھٹنے لگا اور کہہ رہا تھا۔ ہاں جس دن آسمان پھٹ جاویں گے، میرا کیا حال ہو گا؟ ہائے میری بربادی! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے اس رونے کی وجہ سے فرشتے بھی رونے لگے۔ (فضائل اعمال، ص ۴۲)

دوسرا واقعہ : حضور ﷺ کا ایک انصاری پر گزر ہوا، وہ تہجد پڑھ رہا تھا اور پھر بیٹھ کر بہت رویا اور کہتا تھا کہ میں اللہ ہی سے فریاد کرتا ہوں۔ جہنم کی آگ کی۔ آپ ؐ نے فرمایا، آج تو تو نے فرشتوں کو بھی رلا دیا۔ (فضائل اعمال، ص ۴۲)

ایک عورت ؓ کے آنسو

حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور آکر عرض کیا کہ مجھے حضور ﷺ کی قبر کی زیارت کرا دو۔ حضرت عائشہ ؓ نے حجرہ شریفہ کھول دیا۔ اس نے زیارت کی اور زیارت کر کے روتی رہی اور روتے روتے اسکا انتقال ہو گیا۔ (فضائل اعمال عن شفاء السقام، ص ۱۸۹)

عورتوں کے آنسو

جابر ؓ بن عتیک فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو ان پر بے ہوشی طاری تھی۔ آپ ؐ نے بلند آواز پکارا۔ حضرت عبداللہ نے کوئی جواب نہ دیا تو آپ ؐ نے انا للہ پڑھا اور فرمایا اے ابو الربیع ہم تجھ پر غالب آگئے۔ یہ سن کر عورتوں نے رونا شروع کر دیا۔ حضرت عتیک ان کو خاموش کراتے تھے۔ آپ ؐ نے فرمایا، ان کو رونے دو، جب رونا لازم ہو جائے تو رونا چاہئے۔ عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ رونا کب لازم ہوتا ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا، جب کوئی مرجائے۔ (لیکن اس بات کا خیال رہے کہ عورتوں کو آواز سے رونا، جو غیر محرموں تک پہنچے ممنوع ہے بلکہ دل میں غم ہو اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوں اور زبان سے الٹے سیدھے الفاظ نہ کہے جائیں)۔ (اسد الغابہ، ج ۱ ص ۲۵۸)

ایک صحابیہ ؓ کے آنسو

حضرت ابو موسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ بقیع (قبرستان) کی طرف گئے۔ ایک عورت کو ایک قبر پر روتے ہوئے دیکھا تو فرمایا' اے اللہ کی بندی اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس عورت نے کہا' اے اللہ کے بندے! میں اکلوتے بیٹے کی پریشان کردہ ہوں۔ آپ ؐ نے فرمایا' اے! اللہ کی بندی! اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس عورت نے کہا کہ اگر آپ کو یہ مصیبت پہنچتی تو مجھے معذور سمجھتے۔ آپ ؐ نے فرمایا' اے اللہ کی بندی! اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا' آپ نے میری بات نہیں سنی؟ آپ چلے جائیں۔ تو آپ ؐ تشریف لے گئے۔ صحابہ ؓ میں سے ایک شخص نے یہ واقعہ دیکھا تو عورت سے پوچھا' یہ شخص کیا کہتا تھا۔ اس نے تفصیل سے جواب دیا' اس شخص نے کہا' کیا تو اس شخص کو پہچانتی ہے۔ اس عورت نے کہا' نہیں! اس نے کہا' یہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ وہ آپ ؐ کی تلاش میں نکلی اور پا لیا اور عرض کیا' میں صبر کرتی ہوں۔ آپ ؐ نے فرمایا' صبر تو ابتدا مصیبت کے وقت ہوتا ہے۔ (رواہ ابو یعلی کذافی الکبائر' ص ۱۶۷)

ام ضمیرہ ؓ کے آنسو

حضور ﷺ ام ضمیرہ ؓ کے پاس سے گزرے تو وہ رو رہی تھیں۔ آپ ؐ نے فرمایا' کیوں روتی ہے' کیا تو بھوکی ہے؟ کیا تو ننگی ہے؟ تو اس نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ میرے اور میرے بیٹے کے درمیان تفریق کر دی گئی ہے۔ آپ ؐ نے پیغام بھیجا کہ ان کے درمیان جدائی نہ کی جائے۔ (کیونکہ مسئلہ یہ ہے کہ باندی اور اس کے چھوٹے بچے میں جدائی نہ کی جائے)۔ (اسد الغابۃ' ج ۳' ص ۴۷)

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ اور دیگر علماء حق کی تصانیف

خطبات حکیم الامت [illegible] جلدیں	حضرت تھانوی	مجالس ابرار	مولانا ابرار الحق صاحب ہردوئی
دعوت و تبلیغ	حضرت تھانوی	جواہر دین	مولانا محمد تقی عثمانی
ادب انسانیت	حضرت تھانوی	فقہی مقالات	،، ،،
[illegible]	حضرت تھانوی	اکابر دیوبند کیا تھے؟	،، ،،
حقوق الزوجین	حضرت تھانوی	ہمارا تعلیمی نظام	،، ،،
برکات رمضان	حضرت تھانوی	ہمارا معاشی نظام	،، ،،
سنت ابراہیم	حضرت تھانوی	تراشے	،، ،،
دنیا و آخرت	حضرت تھانوی	نقوش رفتگاں	،، ،،
محاسن اسلام	حضرت تھانوی	روح کی بیماریاں اور ان کا علاج	حکیم اختر صاحب
احکام شریعت	حضرت تھانوی	رسول کی نظر میں دنیا کی حقیقت	،، ،،
بوادر النوادر دو جلدیں	حضرت تھانوی	علم الصیغہ اردو	مولانا مفتی رفیع عثمانی
خطبات مدنی	مولانا حسین احمد مدنی	زبان کی حفاظت	مولانا عاشق الٰہی بلند شہری
بچوں کا تحفہ	مولانا حکیم [illegible]	فیوض ربانی	حکیم اختر صاحب
[illegible] اولیاء ،، ،، ،،		ملفوظات	مولانا عبد الغنی صاحب پھولپوری
مجالس حکیم الاسلام	حکیم الاسلام مولانا طیب	مبادیات حدیث	مولانا احمد خانپوری

زمزم بک ڈپو دیوبند

PRINT ART Delhi ... (Res 17522183)